Regd. No. P 62

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ

# بدر

قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے
ششماہی ۵۰-۳ روپے
ممالک غیر ۵۰-۷ روپے
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

جلد ۹ | ۶ اخاء ۱۳۳۹ ہش | ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۸۰ھ | ۶ اکتوبر ۱۹۶۰ء | نمبر ۴۰

## اخبار احمدیہ

ربوہ یکم اکتوبر (بوقت آٹھ بجے صبح) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ اطلاع مظہر ہے کہ

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت بھی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو جلد صحت یاب فرمائے۔ آمین۔

ربوہ یکم اکتوبر۔ محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ کی طبیعت بخار، کھانسی گلے کی خرابی اور سینہ کی درد کی وجہ سے کئی روز سے علیل ہے۔ احباب صاحبزادی صاحبہ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان ۴ اکتوبر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

# انڈونیشیا کی احمدی جماعتوں کی گیارھویں کامیاب سالانہ کانفرنس

## ملک کے طول و عرض سے ہزارہا انڈونیشین احمدیوں کی شرکت کے ایمان افروز نظارے

## حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے روح پرور پیغامات

از مکرم میاں عبد الحئی صاحب مبلغ انڈونیشیا

جماعت احمدیہ انڈونیشیا ہر سال کانفرنس منعقد کیا کرتی ہے یہ طریق فروری ۱۹۵۰ء سے جاری ہے اس موقعہ پر تربیتی تبلیغی تقاریر بھی کی جاتی ہیں جس میں شمولیت کا جماعت کے ہر شخص کو حق حاصل ہوتا ہے اور بقیہ اوقات میں مجلس شوریٰ بھی منعقد کی جاتی ہے جس میں جماعتوں کے منتخب نمائندگان مختلف تجاویز پر بحث کرتے ہیں۔ ہماری جماعت کی دسویں سالانہ کانفرنس نہایت کامیابی کے ساتھ انڈونیشیا کے ثقافتی مرکز جوگجاکارتا میں ۱۹۵۹ء میں ماہ جولائی میں منعقد ہوئی تھی۔ اس موقعہ پر یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ آئندہ یعنی گیارھویں سالانہ کانفرنس بانڈونگ کے شہر میں منعقد ہوگی۔

### شہر بانڈونگ کا تاریخی پس منظر

بانڈونگ گزشتہ چند سال سے بین الاقوامی شہرت کا مالک بن چکا ہے یہ وہ شہر ہے جہاں اپریل ۱۹۵۵ء میں ایشیا اور افریقہ کے تقریباً ۳۰ ملک کے چوٹی کے لیڈر ایشیا اور ممالک کے مخصوص سیاسی، اقتصادی مسائل پر بحث کے لئے اکٹھے ہوئے تھے۔ جہاں اہم تاریخی فیصلے ہوئے تھے۔ علاوہ ازیں اس شہر میں متعدد بین الاقوامی نوعیت کے اجلاس منعقد ہوتے رہتے ہیں یہ شہر مغربی جاوا کا دار الحکومت ہے اور نہایت پر فضا اور خوبصورت علاقہ میں واقع ہے۔ اس کے ارد گرد قدرت کے بعض حسین ترین مناظر پائے جاتے ہیں۔ جو ہر سال دنیا کے مختلف ممالک کے ہزاروں سیاحوں کو اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ اس شہر کو جماعتی لحاظ سے بھی خصوصیات حاصل ہیں۔ اس جگہ ۱۹۳۵ء میں جماعت احمدیہ اور مخالفین کے درمیان ایک مشہور مناظرہ ہوا تھا۔ اس موقعہ پر جماعت کی طرف سے حضرت مولوی رحمت علی صاحب مرحوم۔ مکرم جناب ابوبکر ایوب صاحب اور مکرم جناب مولوی محمد صادق صاحب مناظر کی حیثیت سے شامل ہوئے تھے دوران مناظرہ میں مخالف مناظر نے طنزیہ رنگ میں کہا کہ جس شہر (بانڈونگ) میں مناظرہ ہو رہا ہے وہاں ابھی جماعت احمدیہ کی شاخ بھی موجود نہیں۔ ہم نے تو اس چیلنج کا کیا جواب دینا تھا۔ اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے سنا دیا اور خوب دیا۔ وہ اس طرح کہ اب اس شہر بانڈونگ میں خدا کے فضل سے ایک مخلص مضبوط اور بڑی جماعت موجود ہے۔ جماعت ہے۔ جماعت کی اپنی مسجد بھی ہے۔ یہ مسجد ۱۹۴۸ء میں مکرم جناب مولوی عبد الواحد صاحب کی کوششوں کے نتیجہ میں تعمیر ہوئی تھی اس مسجد میں گاروت کی جماعت (گاروت کا شہر بانڈونگ کے جنوب مشرق میں ۴۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے) نے بہت بڑا حصہ لیا تھا۔

جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کی دوسری کانفرنس آج سے دس سال قبل دسمبر ۱۹۵۰ء میں اسی شہر میں منعقد ہوئی تھی خدا کے فضل سے اس وقت سے لے کر ہر سال کانفرنس میں شریک ہونے والوں کی تعداد میں برابر اضافہ ہوتا رہا ہے۔

### کانفرنس کی تیاری اور مشکلات

بانڈونگ میں کانفرنس سے کئی ماہ قبل ورکنگ کمیٹی مقرر کی گئی۔ انڈونیشیا میں گرانی حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔ لیکن اس کے مقابل پر آمد میں اس نسبت سے اضافہ نہیں ہو رہا۔ بعض اشیاء کی قیمتیں گزشتہ تین سال میں چھ سات بلکہ دس گنا تک بڑھ گئی ہیں۔ بعض اشیاء کے نرخ دو گنے یا تین گنے ہوئے ہیں۔ اوسطاً اخراجات پہلے سے چار پانچ گنا بڑھ گئے ہیں۔ برخلاف اس کے آمد بمشکل دوگنی ہوئی ہوگی۔ ایسے حالات میں لوگوں کو خصوصاً غریب اور متوسط طبقہ کو جن پریشانیوں کا شکار ہونا پڑتا ہے۔ اس کا اندازہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے چونکہ انڈونیشیا کا ملک حد درجہ زرخیز ہے۔ اس لئے گرانی کے باوجود لوگ کسی نہ کسی طرح گزارہ کر لیتے ہیں۔ جن لوگوں کا گزارہ صرف تنخواہ پر ہو۔ ان کا تو اللہ ہی مالک ہے۔

ایک تو غیر معمولی گرانی کی وجہ سے دوسرے اس وجہ سے بھی کہ شامل ہونے والوں کی تعداد ہر سال تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اور پھر ان کے لئے نہ صرف خوراک کے لئے بلکہ رہائش کے لئے بھی زیادہ خرچ کرنا پڑتا ہے۔ کانفرنس کے اخراجات پہلے سے کئی گنا بڑھ گئے ہیں لیکن کانفرنس فنڈ کی آمد میں اس نسبت سے اضافہ نہیں ہوا۔ تجربہ بتاتا تھا کہ پہلی سال کے آخر تک جو رقم فنڈ جلسہ سالانہ کی مد میں جمع ہوگی وہ کسی صورت میں بھی کانفرنس کے اخراجات کے لئے مکتفی نہ ہو سکے گی۔ شروع سے ہی اخراجات میں کمی کرنے کے۔ دوسرے ذرائع پر غور اور عمل درآمد کیا گیا۔ اس سلسلہ میں بعض جماعتوں نے قابل تعریف نمونہ پیش کیا مثلاً انڈونیشیا کے دار الحکومت جاکرتہ کی لجنہ اماء اللہ نے یہ فیصلہ کیا کہ ہر گھر میں ہر دفعہ چاول پکاتے وقت ایک مٹھی بھر چاول علیحدہ کر کے جائیں۔ اس طرح جو چاول جمع ہوں وہ مہمانوں کے لئے استعمال کئے جائیں۔ اس سلسلہ میں بانڈونگ کی جماعت نے بھی بہت اچھا نمونہ پیش کیا۔ اس جماعت کے بعض دوستوں نے اس غرض سے قربانی کے جانور پالے تاکہ کانفرنس کے موقعہ پر انہیں مہمانوں کی ضیافت کے لئے استعمال کیا جا سکے۔ ایک باغ میں سبزی لگائی گئی۔ اور پھر جماعت کے نام پر ایک تالاب میں مچھلیاں خاص طور پر کانفرنس کے لئے پالی گئیں۔

### کانفرنس کیلئے اجازت کا حصول

انڈونیشیا میں کئی سال سے مارشل لاء جاری ہے۔ اس سلسلہ میں بعض علاقوں میں اس قانون کا نفاذ دوسرے علاقوں کی نسبت زیادہ شدت سے کیا جاتا ہے مغربی جاوا کا علاقہ بھی انہیں علاقوں میں سے ایک ہے۔ یہ علاقہ دار الاسلام تحریک کا مرکز ہے۔ حکومت کروڑوں روپیہ خرچ کر چکی ہے۔ لیکن باغی ہیں کہ برابر حکومت اور رعایا کو تنگ کئے رکھتے ہیں۔ انہیں وجوہات کی بناء پر مغربی جاوا میں مارشل لاء زیادہ سختی سے نافذ ہے اور جلسے میٹنگ وغیرہ منعقد کرنے پر عام طور پر پابندیاں عائد کی جاتی ہیں۔ (باقی صفحہ ۴ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے رانا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان ۔ مورخہ ۶ر اکتوبر ۱۹۶۰ء

# باطل پر حق کی فتح

مورخہ ۳۰ر ستمبر کو بھارت کے طول و عرض میں دوسہرہ کا تہوار بڑے اہتمام سے منایا گیا۔ مقررہ دن سے کئی روز پہلے قریب ہر بڑے شہر اور قصبہ میں رام لیلا کے ناٹک کھیلے گئے۔ کسی نے راجہ رامچندر جی کا پارٹ ادا کیا اور کوئی لچھمن کے روپ میں سٹیج پر آیا کسی نے سیتا کا رول ادا کیا اور کوئی راون بنا اور اس طرح ہندو بھائیوں نے اپنے عقیدہ کے مطابق مہابھارت کے واقعات کی یاد تازہ کرنے کی کوشش کی۔ بالآخر دوسہرہ کے روز راون کا دس سروں والا پتلا جلایا گیا۔ جو تعبیری زبان میں اس بات کا اعلان تھا کہ ایک مقدس اور برگزیدہ انسان کے مقابل پر جو کوئی بھی آئے خواہ وہ دنیوی لحاظ سے کسی قدر طاقت کا مالک ہو اور عقل و خرد کے لحاظ سے یگانۂ روزگار کیوں نہ سمجھا جاتا ہو وہ اپنے کئے کی سزا پاتا اور عبرتناک انجام دیکھتا ہے

اخبار پرتاپ کے دوسہرہ نمبر میں ایک مضمون نگار نے دوسہرہ کے تہوار کو بدی پر نیکی کی فتح قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ

رامائن ہمیں اعلےٰ اخلاق کا آدرش پیش کرتی ہے اور تہوار منانے کا بڑا مقصد اس آدرش کو ہی سامنے رکھنا ہوتا ہے۔ لیکن اس وقت دیش کی کیا حالت ہے ہمارا اخلاق ختم ہو رہا ہے اخلاقی قدریں گر چکی ہیں بلکہ جن باتوں کو معیوب سمجھا جاتا رہا ہے۔ ان ۵۰ فیشن میں داخل ہو گئی ہیں ہم محض دل بہلانے کے لئے ہر سال کاغذ اور بانس کا بنا ہوا راون جلا کر خوش ہو لیتے ہیں۔ لیکن راون تو آج بھی زندہ ہے ہزار ہا سال پہلے راون کا خاتمہ کوئی معمولی واقعہ نہ تھا ہر ہندو جانتا ہے کہ راون راج نیتی میں ماہر تھا کبیر کا سمبندھی تھا اور ویدوں کا پنڈت تھا۔۔۔۔ اس کے باوجود اخلاقی گراوٹ کی وجہ سے اس دنش کا نام تک ختم ہو گیا اور صرف ایک راون کی وجہ سے سونے کی لنکا بھسم ہو گئی۔ لیکن جبکہ دیش کے اندر چاروں طرف راون ہی راون نظر آتے ہیں اور دیش کے راجو منڈل میں راون کی آتما چکر کاٹ رہی ہے اخلاقی گراوٹ سارے سماج کو اپنے گھیرے میں لے رہی ہے تو دیش کا کیا بنے گا۔ اتہاس کے اوراق الٹ کر دیکھیں پتہ چلے گا کہ بڑے بڑے بادشاہوں اور سلطنتوں کے زوال کا سب سے بڑا سبب اخلاقی گراوٹ ہی تھا۔"

اس کے بعد ملک میں ترقیاتی منصوبوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"ہو سکتا ہے کہ اس سے دیش میں کسی حد تک غربت کم ہو جائے لیکن اگر چیرتر زمان (یعنی اخلاقی اصلاح) کی طرف دھیان نہ دیا گیا تو یہ ساری سکیمیں دھری کی دھری رہ جائیں گی اور دیش راون کی سونے کی لنکا کی طرح جل کر راکھ ہو جائے حکومت کا اس وقت تک کا جو رویہ رہا ہے اس سے یہ خدشہ پیدا ہو گیا ہے کہ تاریخ اپنے آپ کو دہرائے گی بڑے بڑے کارخانے اور پراجیکٹ تیار ہو رہے ہیں لیکن قوم کے چیرتر زمان کی طرف توجہ تک نہیں دی جاتی اور جن لوگوں کے ہاتھ میں حکومت ہے ان میں سے بعض کے کانوں کے لئے چیرتر زمان کا لفظ ناآشنا سا بنتا جا رہا ہے۔"

(پرتاپ بالندھر مورخہ ۳۰ر ستمبر ۱۹۶۰ء)

اگرچہ مضمون نگار نے ملک میں بڑھ رہی اخلاقی گراوٹ کا اور بھی نوٹس لیا ہے اور بہت سے اسباب کی نشاندہی بھی کی ہے مگر اس کی نگاہ سر آن حکومت اور اس کے کارندوں کی طرف ہی اٹھ اٹھ کر رہ گئی ہے۔ حالانکہ جس صورت حال کا نقشہ اوپر کھینچا گیا ہے اس پر نگاہ کرتے ہوئے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ یہ بات دانوں کے بس کا روگ نہیں۔ اگر مضمون نگار کی یہ بات درست ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ غلط ہو کہ راون تو آج بھی زندہ ہے" تو غور کرنا چاہیئے کہ اس کے بد اثر کو ختم کرنے کے لئے آج بھی ایک نئے رامچندر جی کی ضرورت ہے۔ اخلاقی قدروں کا احیاء نہ کسی وقت پہلے سیاستدانوں یا دنیاوی حکام کے ہاتھوں عمل میں آیا اور نہ آج ہی ان سے اس بات کی توقع کی جا سکتی ہے یہ چیز تو ایک دوسرے نظام سے متعلق ہے اور نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ باوجود اس احساس کے کہ مرض ہے دنیا اس کے صحیح علاج اور حقیقی معالج سے منہ موڑ رہی ہے۔ اگر آج اس دنیا کے سامنے یہ کہا جائے کہ راجہ کرشن نے جو بھگوت گیتا میں ہر ایسے بڑے زمانہ میں اوتار دھارن کا وعدہ کیا تھا آج کیوں کسی ایسے برگزیدہ انسان کے ذریعہ پورا نہیں ہوتا جو کرشن ثانی ہوا اور باوجود راون صفت عنصر کے بھیانک طور پر روئے زمین پر چھا جانے کے کوئی رامچندر جی کیوں پیدا نہیں ہوتا تو ان کے پاس کوئی جواب نہیں ـــ غور کیجئے آخر اس کی زد کہاں پڑتی ہے۔ کیا رحیم و کریم خدا جس کے لطف و کرم سے ان برگزیدہ ہستیوں نے بھولی بھٹکی دنیا کو راہ راست دکھایا وہ آج روحانیت کے پیاسی دنیا کو سنسان وادی میں چھوڑ دے گا۔ اور اُن کے لئے روحانی تسکین کا کوئی سامان نہیں کریگا؟

جب سے دنیا بنی خدا تعالےٰ کی طرف سے برگزیدہ بندے دنیا کی ہدایت کے لئے آتے رہے اور ہر نئے آنے والے اپنے سے پہلوں کے رنگ میں رنگین ہو کر انہی کی خوبُو پر آتے رہے اس طرح پہلوں کی یاد تازہ ہو جاتی رہی اس کے موافق شری کرشن نے کہا کہ میں ادھرم کے وقت اوتار لیتا ہوں اور حضرت مسیح علیہ السلام نے وعدہ دیا تھا کہ میں دوبارہ آؤں گا۔

مقدسوں کی زبان سے اس قسم کی بات سُن کر بعض لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ وہ خود ہی آ پہنچے گے انہوں نے خیال کیا کہ کوئی آدمی اُن کے رنگ میں رنگین ہو کر نہیں آ سکتا مگر ـــ اس مسئلہ کو ہمارے ہندو بھائیوں نے خوب سمجھا ہوا ہے اور عملی طور پر ہر سال اس کا اظہار اس طرح کرتے ہیں کہ رام لیلا کے پروگرام میں کوئی رامچندر جی اور لچھمن کا رول ادا کرتا ہے کوئی سیتا کا پارٹ ادا کرتا ہے اور کوئی راون کا سوانگ اپنا کر ظاہر ہوتا ہے کہ ہندو قوم سمجھتی ہے کہ وہ بزرگ جو پہلے ہو چکے ہیں (باقی صفحہ پر)

# قادیان میں جماعت احمدیہ کا انہتروال جلسہ سالانہ

## بتاریخ ۱۶، ۱۷، ۱۸ر دسمبر ۱۹۶۰ء

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قادیان میں جماعت احمدیہ کا ۶۹واں جلسہ سالانہ ۱۶، ۱۷، ۱۸ر دسمبر ۱۹۶۰ء کو ہوگا۔ جملہ امراء و صدر صاحبان و مبلغین کرام سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس کی اطلاع افراد جماعت و زیر تبلیغ دوستوں کو دے کر شمولیت کے لئے ابھی سے تحریک کرنا شروع کر دیں تاکہ زیادہ سے زیادہ دوست اس روحانی اجتماع سے مستفید ہونے کے لئے قادیان تشریف لائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

# ہفتہ تحریک وصیت

## بتاریخ ۲۴ر اکتوبر تا ۲۹ر اکتوبر ۱۹۶۰ء

مرکزی دفتر وصیت ماہ اکتوبر کے آخری ہفتہ (یعنی ۲۴ تا ۲۹) میں ہفتہ وصیت منا رہا ہے عہدیداران جماعت اور مبلغین کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنی جماعت میں مقررہ تاریخوں پر پورے اہتمام سے ہفتہ وصیت منائیں اور احباب جماعت کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں نظام وصیت میں حصہ لینے کی تحریک کریں حسب ضرورت دفتر سے فارم وصیت منگوالیں۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

## خطبہ جمعہ

# دین کی خدمت کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان سمجھو

## ترقی اور کامیابی کے وقت کبھی یہ امر فراموش نہ کرو کہ تمہیں جو کچھ ملا محض دین کی خدمت کی وجہ سے ملا

(از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۲ر جولائی سنہ ۱۹۵۲ء بمقام ناصر آباد (سندھ))

تشہد و تعوذ کے بعد حضور نے سورۃ بقرہ کی ان آیات کی تلاوت فرمائی:-

ومن الناس من یعجبک قولہ فی الحیوٰۃ الدنیا و یشھد اللہ علیٰ ما فی قلبہ وھو الد الخصام۔ واذا تولیٰ سعیٰ فی الارض لیفسد فیھا ویھلک الحرث والنسل واللہ لا یحب الفساد (بقرہ ع ۲۵)

اس کے بعد فرمایا:-

### میں نے جن آیات کی تلاوت کی ہے

ان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دنیا میں کچھ ایسے لوگ پائے جاتے ہیں کہ جب وہ بیٹھ کر دنیا کی باتیں کرتے ہیں تو تم سمجھتے ہو کہ واہ واہ یہ کتنے عقلمند اور سمجھدار ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ دنیا کے سارے علوم پر حاوی ہیں۔ اور ان کی عقل کو کوئی پہونچ نہیں سکتا۔ اور پھر وہ اپنی دینداری کے متعلق اتنا یقین لوگوں کو دلاتے ہیں کہ کہتے ہیں خدا کی قسم ہمارے دل میں جو نیکیاں بھری ہوئی ہیں ان کو کوئی نہیں جانتا ہم سے مشورہ لیا جائے تو ہم یوں کر دیں یوں کر دیں۔ مگر فرماتا ہے حقیقت کیا ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہوتی ہے کہ بدترین دشمن جو تمہارے ہو سکتے ہیں وہ ان سے بھی زیادہ جھگڑالو اور خطرناک ہوتا ہے۔ وہ ہوتا تمہارے ساتھ ہے وہ مسلمان کہلاتا ہے اور جب کسی مجلس میں بیٹھ جاتا ہے تو ساری مجلس پر چھا جاتا ہے اور اپنی دینداری اور تقویٰ پر قسمیں کھاتا ہے اور کہتا ہے کہ میرا دل تو قوم کے لئے گھلا جا رہا ہے۔ جب دیکھنے والا اسے دیکھتا ہے اور سننے والا اس کی باتیں سنتا ہے۔ تو وہ سمجھتا ہے۔ یہ قطب الاقطاب بیٹھا ہے فرماتا ہے دنیا میں تمہارے یہودی بھی دشمن ہیں عیسائی بھی دشمن ہیں اور قومیں بھی دشمن ہیں مگر یہ ان سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ اذا تولیٰ سعیٰ فی الارض لیفسد فیھا ویھلک الحرث والنسل اور جب کبھی اسے طاقت مل جاتی ہے اسے رسوخ حاصل ہو جاتا ہے۔ حکام تک اس کی رسائی ہو جاتی ہے۔ قوم کا لیڈر بن جاتا ہے تو پھر وہ

### فتنہ اور فساد پیدا کرنے کی کوشش

کرتا اور حرث اور نسل کو تباہ کرتا ہے حالانکہ اگر وہ واقعہ میں دیندار ہوتا تو خدا تو فساد نہیں کرتا وہ کیوں اس طریق کو اختیار کرتا جو خدا تعالیٰ کی رضا کے منافی ہے۔ یہ ایک پیشگوئی ہے جو مسلمان کے متعلق کی گئی تھی۔ یا یوں کہو کہ

### یہ ایک تنبیہہ ہے

جو اللہ تعالیٰ نے کی۔ اور بتایا کہ ہمیشہ جب قوم میں رفاہیت آتی ہے ترقی آتی ہے۔ تو ایک گروہ خراب ہو جاتا ہے وہ بھول جاتا ہے اس بات کو کہ ہم کیا تھے اور کیا سے کیا بن گئے۔ قرآن کریم میں ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ اسی مضمون کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ جب انہیں یاد دلایا جاتا ہے کہ تمہاری کیا حیثیت تھی تمہیں تو جو کچھ حاصل ہوا ہے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہوا ہے۔ تو وہ کہتے ہیں۔ نہیں ہم نے جو کچھ حاصل کیا ہے اپنے علم اور زور سے حاصل کیا ہے میں دیکھتا ہوں کہ

### اس قسم کی کیفیت

ہماری جماعت کے بعض لوگوں میں بھی پیدا ہو رہی ہے۔ حالانکہ قرآن کریم نے واضح الفاظ میں تنبیہہ کر دی تھی۔ اور بتا دیا تھا کہ تمہیں عزت ملے گی اور ملے گی اسلام کی وجہ سے۔ مگر تم اتنے دور ہو جاتے ہو کہ حرث اور نسل کو تباہ کرنا شروع کر دیتے ہو۔ پھر فرماتا ہے واذا قیل لہ اتق اللہ اخذتہ العزۃ بالاثم فحسبہ جھنم ولبئس المھاد (بقرہ ع ۲۵) جب اسے کہا جاتا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ تم دو کوڑی کے بھی آدمی نہیں تھے تمہیں تو جو کچھ ملا ہے سلسلہ کی وجہ سے ملا ہے۔ تمہارا تو فرض ہے کہ سلسلہ کے اموال اور اس کی جائدادوں کی حفاظت کرو تو وہ کہتا ہے یہ میری ہتک کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یہاں ممکن ہے تم لوگوں کو فریب دے لو۔ لیکن آخر جہنم تمہارا ٹھکانا ہے ولبئس المھاد اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے جہنم صرف اگلے جہان میں ہی نہیں بلکہ ایک جہنم ایسے انسان کے لئے اس جہان میں پیدا کر دیا جاتا ہے۔ جب شریف انسان مقابلہ میں کھڑا ہو جائے تو اسے ایسا جواب مل جاتا ہے کہ یہی دنیا اس کے لئے جہنم بن جاتی ہے۔ دیکھو ایک غیر احمدی اگر کہتا ہے کہ مجھے اپنے علم اور اپنی طاقت کے زور سے فلاں عزت ملی ہے تو اور بات ہے لیکن ایک احمدی جو بالکل کم حیثیت تھا اگر اسے

### سلسلہ کی وجہ سے مال مل گیا ہے

اگر سلسلہ کی وجہ سے اسے عزت حاصل ہو گئی ہے اگر سلسلہ کی وجہ سے اسے کوئی پوزیشن حاصل ہو گئی ہے اگر سلسلہ کی وجہ سے وہ کارخانوں کا مالک بن گیا ہے تو خدا تو اسے کہے گا کہ تیرے کپڑے کا تار تار اور تیرے پیٹ کی ہر بوٹی اور تیرے بدن کا ہر ذرہ احمدیت کا ممنون احسان تھا پھر تو نے کیوں غرور کیا اور تکبر سے انکار کیا۔ بڑا غرور یہ ہوتا ہے کہ ہم نے سلسلہ کی خدمت کی ہے اور خدمت یہ ہوتی ہے کہ دس یا پندرہ روپیہ چندہ دیا ہوتا ہے حالانکہ میں بھی ہوں ہزاروں روپیہ چندہ دیتا ہوں اور سارا دن محنت کام کرتا ہوں اگر دس یا پندرہ روپے دینے کی وجہ سے ان کا حق ہے کہ وہ سلسلہ کے اموال سے ناجائز فائدہ اٹھائیں تو پھر میرا تو یہ حق ہونا چاہئے کہ میں سلسلہ کی ساری جائداد پر قبضہ کر لوں۔ کیونکہ میں نے پچاس سال تک محنت کام کیا ہے اور لاکھوں روپیہ چندہ میں دے چکا ہوں۔ لیکن یہ بیہودہ بات ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے مجھے نیکی کی توفیق دی اگر اس کا فضل شامل حال نہ ہوتا تو میں اتنی خدمت نہ کر سکتا۔

### حقیقت یہ ہے

کہ وہ لوگ جن کے دلوں میں نیکی ہوتی ہے وہ جس قدر خدمت سرانجام دیتے ہیں اسی قدر ان خدمات کو خدا تعالیٰ کا احسان سمجھتے ہیں۔ لیکن ایک اور آدمی دس ہزار واں حصہ بھی چندہ نہیں دیتا اور وہ چندہ دہندوں کا احسان جتا کر سلسلہ کے اموال پر ناجائز قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ اس قسم کی بے شرمی اور بے حیائی کرنے والے کو مسلمان کہلانا تو الگ رہا انسان کہلاتے ہوئے بھی شرم آنی چاہئے یہ ویسے ہی لوگ ہیں جیسے قرآن کریم میں آتا ہے کہ اولٰئک کالانعام بل ھم اضل یعنی یہ لوگ اپنی بے حیائی اور بے شرمیوں کی وجہ سے

### جانوروں سے بھی بدتر ہیں

---

## جلد سے جلد وصیت کے نظام میں شامل ہو جاؤ

(از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

"پس تم جلد سے جلد وصیتیں کرو تاکہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو اور وہ مبارک دن آ جائے جبکہ چاروں طرف اسلام اور اسلام کا جھنڈا لہرانے لگے اس کے ساتھ ہی میں ان دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں جنہیں وصیت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی جو ابھی تک اس نظام میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے کہ وہ بھی اس میں حصہ لے کر دینی اور دنیوی برکات سے مالا مال ہو سکیں اور دنیا اس نظام سے ایسے رنگ میں فائدہ اٹھائے کہ اسے یہ تسلیم کرنا پڑے کہ قادیان کی وہ بستی جسے کوردہ کہا جاتا جسے جہالت کی بستی کہا جاتا اس میں وہ نور نکلا جس نے دنیا کی ساری تاریکیوں کو دور کر دیا۔ اور جس نے ہر امیر اور غریب اور ہر چھوٹے اور بڑے کو محبت اور پیار اور الفت باہمی سے رہنے کی توفیق عطا فرمائی۔" (نظام نو صفحہ ۱۱۱)

(مرسلہ سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان)

کتوں میں بھی حیا پائی جاتی ہے اور جس ہاتھ سے وہ روٹی کھاتے ہیں اسس کو نہیں کاٹتے۔ مگر یہ جس ہاتھ سے روٹی کھائیں گے اسی کو کاٹیں گے۔ اور جس کی وجہ سے انہیں اعزاز حاصل ہوا ہے اس کو نقصان پہنچائیں گے۔ پس یقیناً وہ ان سے کتا افضل ہے اور یہی قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے۔ کتوں میں جب جنون کا مادہ پیدا ہو جائے تو اس وقت وہ زنجیریں تڑوا کر بھاگ جاتے ہیں تاکہ وہ اسس جنون کی حالت میں بھی اپنے مالک یا اس کے بچہ یا اس کی بیوی یا اس کے نوکر کو نہ کاٹ لیں۔ پس جو حرکت ایک کتا اپنے جنون کی حالت میں بھی نہیں کرتا۔ اگر وہی حرکت بعض لوگ عقل سلیم رکھتے ہوئے کریں۔ اور پھر یہ خیال کریں کہ ہم ان کو انسان سمجھیں تو یہ ان کی بیوقوفی ہوگی۔ اور یا پھر وہ ہم کو بے وقوف سمجھتے ہوں گے کہ ہم ان کو اسس حالت میں بھی انسان سمجھیں۔ (النمل [illegible] ۲۸)

بقیہ صفحہ [illegible] (۲۸)

(غیر از جماعت اور حکومت) کا شکریہ ادا کیا۔ اور باندونگ میں دس سال قبل منعقدہ کانفرنس کا موجودہ کانفرنس سے مقابلہ کر کے جماعت کی مسلسل ترقی پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ [illegible]

اس کے بعد مکرم جناب رئیس التبلیغ صاحب نے حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے پیغامات جماعت انڈونیشیا کے نام پڑھ کر سنائے۔ ہمارے لئے یہ امر بڑی خوشی اور طمانیت کا موجب ہے کہ ہمارے امام ہمام نے باوجود علالت اور کمزوری کے ہمارے نام پیغام بھجوایا۔ ایسی حالت میں امید نہیں کی جا سکتی کہ حضور کوئی لمبا پیغام بھجوائیں۔ حضور نے اپنے پیغام میں جماعت کو تبلیغی مساعی کو تیز سے تیز تر کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ ملک جلد احمدیت کی آغوش میں آجائے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے بھی جماعت کو تبلیغ، تربیت وغیرہ امور کی طرف دلنشیں اور موثر پیرایہ میں توجہ دلائی۔

اس کے بعد مکرم و محترم جناب رئیس التبلیغ صاحب نے اپنی تقریر افتتاحی میں اس امر کا اظہار کیا کہ خواہ ہمارے راستہ میں لاکھوں روکاوٹیں ہوں احمدیت ضرور کامیابی سے ہمکنار ہو گی یہ خدا کی ایک اٹل تقدیر ہے جسے کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔ آپ نے احباب جماعت کو اس طرف توجہ دلائی کہ وہ اس ہستی کو نمونہ بنائیں جسے خدا نے کامل نمونہ قرار دیا ہے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات (حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے پیغامات [illegible] شائع ہو چکے ہیں)

# انڈونیشیا کی احمدی جماعتوں کی گیارہویں کامیاب سالانہ کانفرنس

(بقیہ صفحہ اوّل)

ہوتی ہیں۔ عام طور پر جلسے وغیرہ منعقد نہیں کر سکتیں۔ ملک کی اس حالت کیوجہ سے خالص مذہبی جماعتوں کے لئے بھی معمولی اجازت میں روکیں پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ چنانچہ باندونگ میں کانفرنس منعقد کرنے کے لئے بھی کافی جدوجہد کرنا پڑی۔ ورکنگ کمیٹی کے صدر جناب حسن احیا برہادی صاحب کی شب و روز کی کوششوں کے نتیجہ میں آخر کانفرنس کرنے کی اجازت مل ہی گئی۔

## رہائش کا انتظام

ابتدائی سالوں میں مہمانوں کی رہائش کا سوال اتنا مشکل نہ تھا۔ کیونکہ آنے والوں کی تعداد چند صد افراد سے متجاوز نہ ہوتی تھی اس لئے باہر سے آنیوالے احباب کو مقامی جماعت کی مسجد اور گھروں میں ٹھہرا دیا جاتا تھا۔ وہاں تبلیغی جلسہ، جلسہ استقبالیہ اور مجلس شوریٰ کے لئے جگہ کرایہ پر لینا پڑتی تھی۔ لیکن جب سے کانفرنس میں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھنی شروع ہوئی۔ رہائش کا مسئلہ کافی پیچیدہ بن گیا ہے۔ ہماری جماعت کے لئے ممکن ہی نہیں کہ دوسری جماعتوں کی طرح بڑے بڑے ہوٹل کرایہ پر لیکر مہمانوں کی رہائش کا انتظام کیا جائے۔ اگر ایسا کیا جائے تو سال کے چندہ کا معتدبہ حصہ ہوٹلوں کے کرایہ کی نذر ہی ہو جائے۔ پھر ابھی تک انڈونیشیا میں کوئی مرکزی جگہ بھی ایسی نہیں۔ جہاں مستقل رہائش گاہ بنا کر اس مسئلہ کو حل کیا جا سکے۔ اور نہ ہی احباب جماعت کے مکان اتنی کثرت سے ہیں کہ سارے مہمان سما سکیں اس لئے مجبوراً ہمیں بعض جگہیں کرایہ پر لینی پڑتی ہیں۔ لیکن ایسی جگہوں کا تلاش کرنا بھی دردسرے سے کم نہیں ہوتا۔ لیکن اس وقت تک یہ مسئلہ کسی نہ کسی طرح حل ہوتا جاتا رہا ہے۔ باندونگ کے لئے بھی خدا تعالیٰ نے ایک ایسی صورت پیدا کر دی باندونگ کی جماعت کے صدر جناب حسن [illegible] برہادی صاحب نارمل سکول کے ہیڈ ماسٹر رہ چکے ہیں اور ریٹائرڈ ہونے سے قبل وہ نارمل سکول باندونگ کے ہی ہیڈ ماسٹر تھے۔ ان کی کوششوں کے نتیجہ میں ہمیں نارمل سکول کی وسیع عمارت بھی مل گئی۔ تمام مہمانوں کی ضروریات کے لئے کافی نہ ہو سکتی تھی۔ اس لئے ہمارے ایک اور احمدی دوست جناب شوبادی صاحب جو کہ پی۔ ڈی سکول باندونگ میں ہیڈ ماسٹر ہیں کی مساعی کے نتیجہ میں ہمیں پی ڈی سکول کی عمارت بھی مل گئی۔ اس کے علاوہ ایک [illegible] سوبہ ایک سکول اور ایک ہوسٹل کی عمارت

حاصل کی گئی۔

## اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ

انڈونیشیا کے مخصوص حالات کے پیش نظر خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع بھی کانفرنس کے ایام میں ہی کانفرنس سے چند روز قبل منعقد کیا جاتا ہے۔ سب سے پہلا اجتماع گاروت میں صرف ایک روز کے لئے ہوا تھا۔ دوسرا اجتماع جو تجی کی کانفرنس سے قبل تین روز تک رہا تھا اس دفعہ باندونگ میں بھی خدام الاحمدیہ کا اجتماع کانفرنس سے [illegible] قبل ہی کیا گیا۔ اجتماع ۱۹ر جولائی کی شام کو شروع ہو کر ۲۱ر کی صبح کو ختم ہوا۔

## کانفرنس کی ابتداء

کانفرنس کے لئے ۲۲، ۲۳ر اور ۲۴ر جولائی کی تاریخیں مقرر تھیں۔ گویا کانفرنس کی آمد قریباً ایک ہفتہ قبل ہی شروع ہو گئی تھی۔ لیکن ۱۹ر کی شام سے زیادہ تعداد میں مہمان آنے شروع ہو گئے۔ اور مہمانوں کی اکثر حصہ ۲۲ر یعنی جمعہ کو صبح اندونیزیا باندونگ وارد ہوا۔ مکرم جناب سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ بھی علالت کی وجہ سے جمعہ کے روز ہی جاکرتا سے باندونگ پہنچے (بالعموم مکرم شاہ صاحب کانفرنس سے کئی روز قبل مختلف امور کی سرانجام دہی کے لئے پہنچ جایا کرتے ہیں) ان کی علالت کی وجہ سے

مکرم جناب مولوی امام الدین صاحب نے خطبہ جمعہ پڑھا اور جماعتی ترقی کے لئے اخوت اور دعا پر زور دیا۔ چونکہ مسجد کی جگہ نماز کے لئے کافی نہ ہو سکتی تھی اس لئے نماز جمعہ نارمل سکول کے احاطہ میں پڑھائی گئی۔ نماز جمعہ کے بعد ۳ بجے کانفرنس کا افتتاح تلاوت قرآن کریم (از مکرم جناب مولوی محمد زہدی صاحب) اور دعا (از حضرت مکرم جناب شاہ صاحب) سے ہوا۔ اس کے بعد صدر ورکنگ کمیٹی مکرم جناب حسن احیا برہادی صاحب (یہ دوست انڈونیشیا کی جماعت کے مخلص ترین افراد میں سے ہیں اور گورنمنٹ کے ممتاز عہدوں پہ فائز ہونے کے باوجود انکسار اور منکسر المزاجی کا مجسمہ ہیں) نے لکھی ہوئی افتتاحی تقریر پڑھی۔ جس میں حسب دستور سب کا شکریہ ادا کر کے اس امر کا اظہار کیا کہ اس جلسہ میں شامل ہونے والے دوست حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہیں۔ اور یہ کہ اگر ہماری طرف سے خدمت گزاری میں کمی رہ گئی ہے تو احباب ہمیں معاف فرمائیں۔ آپ نے رقت بھری آواز میں استقبالیہ تقریر پڑھی۔ اس کے بعد صدارت کے فرائض مکرم جناب صدر صاحب [illegible] مرکزیہ یعنی راڈین ہدایت صاحب کے سپرد کئے گئے۔ آپ نے بھی اپنی تقریر میں حسب [illegible] متعلقہ افراد جماعت [illegible]

## محترمہ امۃ اللہ خورشید صاحبہ مدیرہ ماہنامہ مصباح ربوہ کی وفات

ربوہ ۲۸ ستمبر نہایت رنج و افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی مستورات کے ادارہ ماہنامہ "مصباح" کی مدیرہ محترمہ امۃ اللہ خورشید صاحبہ مورخہ ۲۶ر اور ۲۷ر ستمبر ۱۹۶۷ء کی درمیانی شب سوا دس بجے میو ہسپتال لاہور میں وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کی صاحبزادی اور حکیم خورشید احمد صاحب شاد مالک یونانی دواخانہ گول بازار ربوہ کی اہلیہ تھیں وفات کے وقت مرحومہ کی عمر ۴۳ سال تھی۔ چند روز قبل میو ہسپتال لاہور میں ان کا انتڑی کا اپریشن ہوا تھا اپریشن تو بظاہر کامیاب رہا لیکن ۲۶ر ستمبر کی درمیانی شب ضعف کے باعث حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے مرحومہ انتقال کر گئیں۔ اور آج مرحومہ کی نعش مقبرہ بہشتی ربوہ میں سپرد خاک کر دی گئی۔ نماز جنازہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے پڑھائی اور سلسلہ کے بزرگان کے علاوہ دیگر اہل ربوہ کثیر تعداد میں نماز جنازہ میں شریک ہوئے۔

مرحومہ میں خدمت دین کا بے پناہ جذبہ موجود تھا جس کے زیر اثر انہوں نے اپنی زندگی عملاً خدمت دین کے لئے وقف کئے رکھی۔ اور نہایت ذوق اور شوق کے ساتھ تحریراً اور تقریراً خدمات سرانجام دیں۔ ان کی دینی خدمات میں سے ایک نمایاں خدمت یہ ہے کہ وہ مسلسل پندرہ سال سے بطور مدیرہ رسالہ "مصباح" کو نہایت کامیابی اور خیر و خوبی سے چلا رہی تھیں۔ مسلسل بیماری کے باوجود انہوں نے اس فرض کو اس خوش اسلوبی سے سرانجام دیا کہ جو ہر لحاظ سے قابل ستائش ہے۔

ادارہ بدر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب، حکیم خورشید احمد صاحب شاد اور دیگر اعزہ سے دلی تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

# مختلف مقامات میں جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد

## کلکتہ میں جلسہ سیرت النبیؐ و یوم تحریک جدید

از محمد نور عالم صاحب احمدی ایم۔ اے سیکرٹری تحریک جدید

بنگال کی سرزمین میں برشگال کی شام منظر افروز تو ہوتی ہے مگر ایسے موقعوں پر جبکہ کسی اجتماع کا انتظام کیا جا رہا ہو یہی شام پریشان کن ہو جاتی ہے۔ ۱۱ ستمبر ۱۹۶۶ء بروز اتوار چار بجے شام کو مسجد احمدیہ میں سیرت النبیؐ و یوم تحریک جدید پر مشتمل ایک جلسہ منعقد ہوا۔ موسمی نشیب و فراز کی وجہ سے انعقاد جلسہ مشکوک نظر آ رہا تھا۔ لیکن عین وقت پہ بادل برس کر کھل گئے تھے اور مطلع صاف ہو چکا تھا۔

مکرم جناب مولوی بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ کی صدارت میں بعد نماز عصر جلسے کی کارروائی شروع ہوئی۔ الحاج جناب محمد شمس الدین صاحب نے قرآن شریف کی تلاوت فرمائی۔ آپ کی سوز بداماں قرأت سے الٰہی کلام کی شوکت و عظمت عیاں ہو رہی تھی۔ معاً بعد جناب محمد عارف خان صاحب گونڈوی سیکرٹری وقف جدید نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم پڑھی۔ ایسی نظم جو نہ معلوم کتنی محفلوں میں عاشقانِ رسول کے دلوں کو تڑپاتی رہی ہے آپ کے پڑھنے کا انداز نہایت دلنشیں، پُر وقار اور اثر انگیز تھا۔

مکرم جناب مولوی بشیر احمد صاحب فاضل نے تحریک جدید کی وضاحت فرمائی۔ اس تحریک کا تاریخی پس منظر بیان کرنے کے بعد آپ نے فرمایا مستقبل میں یہ تحریک ایک نظام نو کی بنیاد ڈالنے والی ہے۔ جو بے حد پُر امن و حیات آفرین ہوگا۔ اور ہونے والے زمانوں میں اس کی بنیاد پر جو نظام معیشت کی دیوار کھڑی ہونے والی ہے وہ نہایت مستحکم و دراز قد ہوگی۔ آپ نے افراد جماعت سے اپیل کی کہ وہ بلا لحاظ عمر و استطاعت اس تحریک میں حصہ لیں۔ آپ کے بعد خاکسار کو تحریک جدید کے بعض اہم مطالبات پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

جناب محمد ادریس خان صاحب فیض آبادی نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک معروف نظم "ہو فضل تیرا یا رب یا کوئی ابتلا ہو" بلند و کیف آور آواز میں پڑھی۔

جناب سید مسعود احمد صاحب کٹکی نے سیرت پاک پر ایک روح پرور تقریر فرمائی۔ موصوف نے عرب کے قبل از اسلام حالات کا جائزہ لیتے ہوئے کہا کہ چھٹی صدی عیسوی کا پُر آشوب زمانہ متقاضی تھا کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اس جہان میں ورود ہو۔ آپ نے پیغمبر صلعم کے عہدِ طفولیت سے لے کر آغازِ بلوغ تک کے اہم واقعات بیان کئے۔ اگرچہ لائق مقرر کی پچاس سالہ عمر میں اسٹیج پر یہ پہلی مشق تھی تاہم آپ کی پُر مغز تقریر کو قرینہ قبول حاصل تھا۔

جناب محمد اسماعیل صاحب کانپوری نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عشق رسول میں ڈوبی ہوئی نظم "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" پڑھ کر سنائی۔ آپ کی آواز میں ترنم اور درد کا باہمی امتزاج تھا۔ بالخصوص لغاتی ذوق رکھنے والے صوفی منش حضرات کے لئے اس میں پیام عشق تھا

مکرم جناب مولوی بشیر احمد صاحب فاضل نے سیرت اقدس پر ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے جو اسلام پیش کیا ہے وہی عصر حاضر کے تمام پیچیدہ مسائل کا واحد حل ہے۔ دنیا کو امن کی ضرورت ہے۔ اور امن کے لئے لازم ہے کہ قومیں آپس میں کئے ہوئے معاہدات کی پابندی کریں۔ آج معاہدات ہوتے ہیں لیکن ان معاہدات کی چھاؤں میں طاقتور قوم نسبتاً کمزور قوم کو پامال کر دیتی ہے۔ آپ نے فرمایا ۱۹۲۰ء میں لیگ آف نیشنز قائم ہوئی۔ جس کا مقصد صرف تھا کہ یہ تمام آزاد قومیں اس بات کا عہد کریں کہ وہ خفیف و نخالد قوموں کے مفاد کا تحفظ کریں گی اور اس طرح اشتراکِ عمل و باہمی تعاون سے امن عالم کے قیام میں ممد ہوں گی۔ فاضل مقرر نے اس عالمی ادارہ کے حسرتناک انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ لیگ ۱۹۳۹ء میں ہٹلر کے اعلان جنگ سے عملاً ٹوٹ گئی۔ گویا یہ ایک پردہ تھا جس کے پیچھے ایک طاقتور قوم کے توسیعی عزائم پرورش پا رہے تھے

آپ نے اسلام کے ابتدائی عہد عروج سے ایک مثال بیان فرمائی جبکہ خلیفۂ وقت کو ایک ناگوار معاہدہ کی پابندی کرنا پڑی محض اس لئے کہ مخالفین اسلام نے کسی کمزور طبع مسلمان کو دام فریب میں لا کر پوشیدہ طور پر اُس سے معاہدہ کر لیا تھا۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ دور حاضر کے اقتصادی نظام کا جزوِ اعظم سُود ہے۔ یہ وہ حربہ ہے جس سے ایک دولتمند قوم دوسری کمزور قوموں کی حریت و سالمیت کو تباہ کر رہی ہے۔ سود کی زیاں کاریاں اس حد تک بڑھ چکی ہیں کہ دھیرے دھیرے ملکی دولت سمٹ کر چند افراد کے ہاتھوں میں مرکوز ہو گئی ہے۔ یہی سبب ہے کہ آج بین الاقوامی تعلقات کے توازن میں شدید تزلزل پیدا ہو رہا ہے اور تیسری عالمگیر جنگ کے مہیب خاکے بھی افقِ عالم پر اُبھرتے نظر آ رہے ہیں۔ مولانا موصوف نے فرمایا کہ سُود نے انسان اور انسان کے درمیان ایک مصنوعی امتیاز پیدا کر دیا ہے۔ آخر دو اقوام کے درمیان افتراق و انشقاق کی اس وسیع خلیج نے اشتراکی و اشتمالی طرز کی حکومتوں کو جنم دیا ہے نیز فرمایا کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سُود کی تمام اشکال کی ممانعت کر دی ہے۔ بلکہ اس کی ضد میں زکوٰۃ کی ادائیگی کو مرفہ الحال لوگوں کے لئے لازم قرار دیا ہے۔ یہ وہ طریق ہے جس پر عمل کرنے سے امیر و غریب کے درمیان سے منافرت دور ہو جائے گی۔

بین الاقوامی تعلقات کے بارے میں آپ نے موجودہ سیاستدانوں کے طریق عمل پر اظہار افسوس کرتے ہوئے فرمایا کہ کاش یہ لوگ اسلام کے قابل عمل اصول رواداری، تحمل و درگذر پر عمل کرتے تو قوموں کے درمیان سنگین جنگوں کا احتمال ختم ہو جاتا۔ فاضل مقرر نے فرمایا کہ اسلام نے بین الاقوامی تعلقات کو خوشگوار بنانے کا ایک حل یہ پیش کیا ہے "وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ" یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلا امتیاز نسل و رنگ ہر قوم و ملک میں نبی آئے ہیں۔ اس حقیقت کو جان لینے سے نسلی و قومی برتری کا خبط دور ہو جاتا ہے اور اس سے اخوت و محبت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ مکرم موصوف نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دور رس نگاہیں دیکھ رہی تھیں کہ ہندوستان جیسے عظیم ملک میں دو مضبوط قومیں محض اعتقادی و مذہبی غلط فہمیوں کی بنا پر کشت و خون کریں گی۔ لہذا آپ نے چودہ سو سال پہلے اس معاملے کو اعتدال پر لانے کے لئے فرمایا تھا: "کَانَ فِی الْهِنْدِ نَبِیًّا اَسْوَدَ اللَّوْنِ اِسْمُهٗ کَاهِنًا" کہ ہندوں میں ایک نبی گذرا ہے جو سیاہ رنگ تھا اور کنہیا کہلاتا تھا۔ مسلمانوں کے لئے اس میں انتباہ ہے کہ وہ حضرت کرشن علیہ السلام کے مقام نبوت کو تسلیم کر کے ہندوؤں کو اپنے قریب لائیں ورنہ سخت ہلاکت میں پڑیں گے مسلمان اس حدیث کو بھول چکے تھے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس نقشِ معدوم کو پھر سے اُجاگر کیا ہے اور اب احمدی جب اسٹیج سے اس حدیث شریف کا اعلان کرتا ہے ہندو کھنچ کھنچ کر آتے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں مدحیہ لکھتے ہیں۔ صدر جلسہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل کی اس عارفانہ و عالمانہ تقریر کے بعد جناب محمد اسماعیل صاحب کانپوری نے مائیک پہ آ کر بلالی وقار کے ساتھ دلوں کو لرزا دینے والی اذان (مغرب) کہی اور تمام "رہرو نوردانِ شوق" بزم رسالت سے اُٹھ کر دربار الٰہی میں جا حاضر ہوئے۔

جماعت کے تقریباً تمام احباب شریک تھے۔ کچھ غیر احمدی دوست بھی شریک ہوئے۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد احاطۂ مسجد سے باہر سڑک، فٹ پاتھ اور درختوں کے نیچے پھیلی ہوئی تھی۔ "لذت تقریر" نے ان سبھوں کو گوش برآواز کر دیا تھا۔ یہ جلسہ کامیابی کے ساتھ چھ بجے ختم ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہم احمدیوں کو بیش از بیش خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

## یادگیر میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یادگیر ۱۴ ستمبر۔ زیر صدارت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل یادگیر جلسہ ٹھیک ۸½ بجے شروع ہوا۔ مکرم رحمت اللہ صاحب غوری نے تلاوت قرآن مجید سنائی۔ بعدہٗ عزت اللہ صاحب غوری نے نظم "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" پڑھ کر سنائی۔ افتتاحی تقریر امیر جماعت احمدیہ یادگیر مکرم سیٹھ محمد عبد الحی صاحب نے فرمائی جس میں آپ نے رسول پاک صلعم کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے حاضرین سے گذارش کی کہ وہ اس جلسہ کو کامیاب بنائیں اور تقاریر کو توجہ سے سنیں۔

دوسری تقریر مکرم مولوی فیض احمد صاحب مبلغ سلسلہ کی ہوئی۔ آپ نے رسول پاک صلعم کی پیدائش سے لیکر نبوت تک کے موٹے موٹے حالات بتاتے ہوئے آپ کی اس خصوصی تعلیم کو پیش کیا کہ ہر ایک قوم میں خدا تعالیٰ کے ہادی یا پیغامبر آئے ہیں۔ اور

ہندوستان میں بھی ایک نبی گذرا ہے۔ آپ نے ... اگر اس اصول پر عمل کیا جائے تو دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ تیسری تقریر شری جیا چاری صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل یادگیر نے کی۔ آپ نے اپنی تقریر بسم اللہ سے شروع کی۔ اور کہا کہ ہر کام کے شروع کرنے سے پہلے بھگوان یا اللہ کا نام لینا چاہیئے اور صاحب صدر سے اجازت چاہی کہ میں اپنے مضمون سے ہٹتے ہوئے کچھ انسانی زندگی کے فلسفہ کو بیان کروں گا۔ کیونکہ فلسفہ زندگی نے کائنات میں ایک انقلاب پیدا کیا ہے اس کے علاوہ آپ نے اسلام کو بنیادی اصول اور وحدانیت سمجھاتے ہوئے کہا کہ اسلام سلامتی کا مذہب ہے اگر مسلمانوں میں امن اور سلامتی نہیں تو حقیقی معنوں میں وہ مسلمان نہیں کہلا سکتے

چوتھی تقریر مکرم عبد اللطیف صاحب نے کی آپ نے رسول کریمؐ کامل انسان تھے کے عنوان سے تقریر کی اور بتایا کہ انسانی زندگی میں چالیس حالتیں آ سکتی ہیں۔ اسی طرح رسول کریم کی زندگی میں چالیس حالتیں آئیں اور ان تمام حالتوں میں آپ نے کامل نمونہ پیش کیا چنانچہ آپ نے مصور کی غربت یتیمی محکومی اور پھر حکومت حاصل ہو جانے وغیرہ کو واضح رنگ میں پیش کیا اور بتلایا کہ آپ تمام انسانوں کے لئے کامل نمونہ تھے۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم عبد الرشید صاحب نے نظم "بدرگاہ ذی شان خیر الانام" سنائی۔

پانچویں تقریر شری سدرام ریڈی صاحب بی ایل ایل بی وکیل یادگیر نے کی۔ آپ نے بتایا کہ رسول کریمؐ کی زندگی اور سیرت پاک پر جتنا بھی بیان کیا جائے کم ہے۔ اور مجھ جیسا انسان آپ کی سیرت پاک پر کیا روشنی ڈال سکتا ہے۔ آپ نے آپ کی پیدائش سے لے کر آپ کی جوانی تک کے حالات اور پھر آپ کے کارناموں پر روشنی ڈالی۔

چھٹی تقریر مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب وکیل نے "لولاک لما خلقت الافلاک" کی حدیث پیش کرتے ہوئے رسول کریم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ آپ کی تقریر کے بعد محمد جعفر صاحب نے آپ کی شان میں ایک قصیدہ پڑھا

ساتویں تقریر مکرم رفعت اللہ صاحب غوری نے بعنوان آنحضرت صلعم معلم الاخلاق تھے۔ آپ نے پہلے اخلاق کی تعریف بتائی کان خلقه القرآن کی تشریح کر کے بتایا کہ آپ خلق عظیم کے مرتبہ پر تھے۔ آپ کے اندر اوصاف رحم سخاوت اور عفو وغیرہ بدرجہ کامل موجود تھے۔ غوری صاحب نے مختلف واقعات بیان کر کے یہ ثابت کیا کہ آپ پیدا ہی اس لئے کئے گئے تھے کہ لوگوں کو اخلاق سکھائیں۔

آٹھویں تقریر مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ہوڈری نے بعنوان "رسول کریمؐ کے احسانات عورتوں پر" کی۔ آپ نے بتایا کہ اسلام سے قبل کے زمانے میں جو جاہلیت کا زمانہ تھا اور عورت کو ایک ڈستا ہوا بچھو سمجھ کر زندہ درگور کیا جاتا تھا۔ اس زمانے میں آپ نے عورت کے مرتبہ کو لوگوں پر واضح کیا اور فرمایا کہ اے لوگو تمہاری ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے عورت کے جو حقوق تلف کئے گئے تھے ان کو از سر نو قائم کیا۔

نویں تقریر مکرم بشیر احمد صاحب گلبرگہ نے کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان "آنحضرت صلعم کا خدا تعالیٰ پر یقین اور ایمان" تھا۔ آپ نے رسول کریمؐ کے مختلف واقعات کو پیش کر کے بتایا کہ آپ کو خدا تعالیٰ پر کامل یقین اور بھروسہ تھا کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت میرے ساتھ ہے۔

آخر میں مکرم رفعت اللہ صاحب غوری نے بارگاہِ رسالت میں نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ بعدہٗ صاحب صدر نے معزز مقررین اور احباب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا پر جلسہ برخواست کیا۔ حاضرین کی تعداد بہت اچھی تھی چائے سے تواضع کی گئی۔ کافی تعداد میں مستورات بھی شریک جلسہ ہوئیں جن کے لئے علیحدہ پردہ کا انتظام تھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس جلسے کے ثمرات حسنہ عطا کرے آمین۔

خاکسار سیکرٹری دعوت و تبلیغ یادگیر

## جماعت احمدیہ کوٹیلہ اڑیسہ

مورخہ ۱۵ ستمبر بعد نماز مغرب جلسہ سیرت النبیؐ زیر صدارت مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب مبلغ سلسلہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مکرم منشی شیخ عبد الستار صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے آنحضرت صلعم کی ولادت سے لیکر نبوت تک کے اہم واقعات بیان کئے۔

دوسرے نمبر پر مکرم منشی عبد الغفار صاحب نائب صدر جماعت کوٹیلہ نے آنحضرت صلعم کی بعثت کی غرض پر تقریر کی۔

آخر میں مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب مبلغ سلسلہ نے کامل نبی کے موضوع پر ایک مبسوط تقریر کی اور بعدہ جلسہ برخواست ہوا۔ خاکسار عبد اللہ خان احمدی سیکرٹری تعلیم و تبلیغ جماعت احمدیہ کوٹیلہ اڑیسہ

# تاریخہائے وفات

(از محترم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ)

**(۱)**

تاریخ وفات والدہ ماجدہ مولانا جلال الدین صاحب شمس سیکرٹری

صحابیہ تھیں مسیح محمدی کی آپ — ہوا تھا تین سو تیرہ میں بھی شمار اجل
جو ام شمس کی رحلت کی چاہیئے تاریخ — غروب نجمہ احمد ہوئی۔ کہو اکمل

۱۳۸۰ھ

**(۲)**

تاریخ وفات مدیرہ رسالہ "مصباح" ربوہ

"آج امۃ اللہ خورشید مصباح کا وصال ہو گیا"

۱۹۶۰ عیسوی

اپنے مصباح کی مدیرہ تھیں — ظلمت جہل کی منیرہ تھیں
اپنی بہنوں کی مخلصہ ہمدرد — ان کی ہر طرح سے ظہیرہ تھیں
خلق فاضلہ میں ایک مثال — خوبرو و نیک خو بصیرہ تھیں
عالمہ تھیں حدیث و قرآن کی — حسنات آپ میں کثیرہ تھیں
دین و دنیا میں مرتبہ پایا — موصیہ۔ ناصرہ نصیرہ تھیں
عمر ۴۰ سال ہی پائی — جلد جنت میں جائے گیرہ تھیں

احمدیت کی کان میں اکمل!
بیش قیمت نفیس ہیرہ تھیں

---

**دعائے نعم البدل** } مورخہ ۲۹ ستمبر کو برادرم مکرم ضمیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ امروہہ کا سب سے چھوٹا بچہ بعمر ۸ ماہ وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بچہ اکثر بیمار رہتا تھا باوجود ہر چند علاج معالجہ کے جانبر نہ ہو سکا۔ احباب بچہ کے والدین کو صبر جمیل کی توفیق پانے اور نعم البدل ملنے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار منظور احمد مبلغ امروہہ

---

## درخواستہائے دعا

۱۔ میری اہلیہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں ان کی علالت خود میرے لئے بھی بے حد پریشانی کا باعث ہے احباب جماعت سے بہایت عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کو معاف کرے اور ہر قسم کے تفکرات اور پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ محمد حفیظ بقاپوری

۲۔ مکرم خواجہ عبد المجید صاحب بٹ ڈپٹی گردونگ خارسٹر ڈویژن پونچھ ہر قسم کی مشکلات کے دور ہو جانے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار خواجہ محمد صدیق قصابی از پونچھ

# ماہنامہ "پاسبان" الٰہ آباد کے ایک مضمون پر محققانہ تبصرہ

(از مکرم سید غلام مصطفیٰ صاحب پرائیویٹ آبدیل خاریسی مظفر پور۔ بہار)

ہندوستان میں عیسائیت کو انگریزی حکومت کی ترجیحی اور عارضی پشت پناہی حاصل تھی مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائیت کی جڑ پر ایسا تبر رکھا جس سے نہ صرف سارا عالم عیسائیت ہل گیا۔ بلکہ بقول اخبار وکیل باوجود سلطنت کے سایہ میں ہونے کے عیسائیت کا طلسم دھواں بن کر اڑنے لگا۔ ایک زمانہ تھا جب عیسائیت اسلام پر حملہ آور تھی۔ اور مسلمانوں میں مدافعت کی طاقت نہ تھی بلکہ مولوی کہلانے والے تک ان کے دام تزویر میں پھنس کر حلقہ بگوش عیسائیت ہو رہے تھے۔ آپ نے پادری عبداللہ آتھم۔ پادری عماد الدین۔ پادری عبدالحق وغیرہ وغیرہ کا نام تو کم از کم ضرور سنا ہوگا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل آج ہم روحانی و تبلیغی مقابلہ میں نہ صرف مدافعانہ جنگ کرتے ہیں۔ بلکہ جارحانہ جنگ ان کے گھروں اور شہروں اور ان کی حکومتوں میں جا کر کر رہے ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا۔

اک زمانہ تھے دیں کو کفر تھا کھا تا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

ذرا غور فرمائیں کہ اگر اس بنیادی ہمہ گیر اور عالمگیر دعوت و تبلیغ کو چھوڑ کر جب جیسا کہ مضمون نگار مذکور حضرت مسیح موعود علیہ السلام انگریزی حکومت کے خلاف مسلمانوں کی سیاسی ابتری کی اصلاح و درستگی میں لگ کر کامیاب ہو جاتے تو قطع نظر اس کے کہ انبیاء علیہم السلام کا یہ کام نہیں۔ عملاً اور واقعتاً کیا فائدہ ہوتا۔ (اس کی تین ہی صورتیں تھیں) ایک صورت یہ ہو سکتی تھی کہ حضرت مسیح موعودؑ انگریزی حکومت کو ختم کر کے اپنی شخصی حکومت قائم کرتے جو بالبداہت باطل و محال ہے انبیاء اور ہادیان دین کا یہ شیوہ نہیں۔ دوسری صورت یہ ہو سکتی تھی کہ تمام مسلمانوں کی حکومت ہوتی۔ یعنی اقلیت اکثریت پر حکومت کرتی ہوتی جو اس زمانہ ناقابل عمل اور بے حکم بات ہے۔ تیسری صورت رہی ہوتی یعنی ہندوؤں کے ساتھ مل کر ہندوستانی حکومت قائم ہوتی جیسی اب ہے۔ اس سے اسلام کو کیا فائدہ ہوتا یا ہوا۔ بقول مضمون نگار انگریزوں کے چلے جانے کے بعد عیسائیوں کے متعدد گلیسا میں ویرانی اور اداسی نظر آتی ہے

(۳)

تو کیا اس سے مسلمانوں کو سیاسی ابتری دور ہو گئی۔ اگر مضمون نگار اور ان کے ہمنوا القول فصل غور اور معقولیت سے کام لیں تو ان کو اعتراف کرنا پڑے گا کہ دنیا کی موجودہ صورت حال میں مسلمانوں کی دنیوی اور سیاسی ابتری کا بھی یہی اور صرف یہی علاج ہے کہ مسلمان اپنی توجہ دین اور اس کی پر زور اشاعت کی طرف پھیر دیں۔

کیا یہ عجیب بات نہیں کہ جس طرح آجکل مخالفین احمدیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس اعلان پر کہ "حضرت خداتعالیٰ نے آپ لوگوں کو ہدایت دے مسیح موعود کی روحانی خلافت سے دنیا کی بادشاہتوں سے اس کو کچھ تعلق نہیں۔ اس کو آسمانی بادشاہت دی گئی ہے۔ ۔ ۔ ۔ آئینہ کمالات اسلام ملک کا شور و غوغا مچا رہے ہیں۔ اور طرح طرح کے حیلوں اور بہانوں سے انکار و فرار کی راہ اختیار کر کے استہزاء اور مذاق سے کام لے رہے ہیں۔ اور بار بار دنیوی اور سیاسی بہتری کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے اعلان پر کہ میری بادشاہت آسمانی ہے۔ یہودیوں نے طرح طرح سے ان کا مذاق اڑایا اور بار بار دنیوی بادشاہت کا ہی مطالبہ اور تقاضا کرتے رہے اس لئے کہ مضمون نگار مذکور اور اُن کے ہمنوا کی طرح ان کا بھی خیال تھا کہ ان کو ایسے رہبر و ہادی کی ضرورت ہے جو سیاسی ابتری کو دور کرے۔ اور اس سے کون انکار کر سکتا ہے کہ یہودیوں یعنی بنی اسرائیل کی سیاسی حالت آجکل کے مسلمانوں کی سیاسی حالت سے زیادہ ابتر تھی۔ مگر بجائے ان کے مطالبوں اور تقاضوں کے مطابق سیاسی رہنمائی فرمانے کے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے ان کو عارفانہ اور لطیف نکتہ بتایا کہ

"تم اس کی تلاش میں نہ رہو کہ کیا کھائیں گے اور کیا پئیں گے اور نہ شکی بنو۔ کیونکہ ان سب چیزوں کی تلاش میں دنیا کی قومیں رہتی ہیں۔ تمہارا باپ جانتا ہے کہ تم ان کے محتاج ہو۔ ہاں اس کی بادشاہت کی تلاش میں رہو تو یہ چیزیں بھی تمہیں مل جائیں گی۔"
(لوقا باب ۱۲ آیت ۲۹ تا ۳۱)

مگر یہودیوں کی نہ اس سے تشفی ہوئی اور نہ اُنہوں نے اس کو سمجھا ان کے خیال میں تو ایک ہی بات نمایاں تھی۔ وہ تھی انکی سیاسی ابتری۔ اس لئے اس لطیف جواب کے بعد بھی فقیہوں اور فریسیوں نے ان سے پوچھا کہ خدا کی بادشاہت کب آئے گی (دیکھو نکہ وہ بھی مضمون نگار مذکور کی طرح جینے اور سوال کیا کرتے تھے) تو اس نے جواب میں ان سے کہا کہ خدا کی بادشاہت ظاہری طور پر نہ آئے گی اور لوگ یہ نہ کہیں گے کہ دیکھو یہاں ہے یا وہاں کیونکہ دیکھو خدا کی بادشاہت تمہارے درمیان ہے"۔ (لوقا باب ۱۷ : ۲۰ - ۲۱) مگر یہودی بجائے اس کے کہ اس جواب سے ہی مطمئن ہوتے اور خدا کی بادشاہت میں جو موجود تھی داخل ہو جاتے۔ اُلٹا حضرت مسیح ناصری کے درپے آزار ہو کر ان کو زچ کرنے کی ترکیب سوچنے لگے اور مشورہ کیا کہ دیکھو یہ رہتا ہے قیصر کی حکومت میں اور دعویٰ کرتا ہے خدا کی بادشاہت کا۔ ان سے چل کر ایک سوال کرتے ہیں۔ کہ قیصر کو جزیہ دینے کی نسبت کیا کہتا ہے۔ اگر اس نے منع کیا تو شور مچائینگے کہ یہ حکومت کا باغی ہے۔ اور اگر اس نے جزیہ دینے کو کہا تو پھر ہم کہیں گے تو خدا کی بادشاہت اور آسمانی بادشاہت کا دعویٰ کرتا ہے اور جزیہ دینے کو کہتا ہے قیصر کو۔ اس طرح اس کے دعویٰ کی نفی ہو جائے گی۔ چنانچہ انجیل میں لکھا ہے کہ

"اس وقت فریسیوں نے جا کر مشورہ کیا کہ اسے کیونکر باتوں میں پھنسائیں پس انہوں نے اپنے شاگردوں کو ہیرودیوں کے ساتھ اس کے پاس بھیجا اور اُنہوں نے کہا۔ اے استاد ہم جانتے ہیں کہ تو سچا ہے اور سچائی سے خدا کی راہ کی تعلیم دیتا ہے اور کسی کی پرواہ نہیں کرتا کیونکہ تو کسی آدمی کا طرفدار نہیں پس ہمیں بتا تو کیا سمجھتا ہے؟ قیصر کو جزیہ دینا روا ہے یا نہیں یسوع نے ان کی شرارت جان کر کہا۔ اے ریاکارو مجھے کیوں آزماتے ہو؟ جزیہ کا سکہ مجھ کو دکھاؤ۔ وہ ایک دینار اس کے پاس لے آئے۔ اس نے ان سے کہا۔ یہ صورت اور نام کس کا ہے؟ انہوں نے اس سے کہا قیصر کا۔ اس پر اس نے ان سے کہا۔ پس جو قیصر کا ہے قیصر کو اور جو خدا کا ہے وہ خدا کو ادا کرو۔ انہوں نے یہ سن کر تعجب کیا اور اُسے چھوڑ کر چلے گئے"۔ (متی باب ۲۲ : ۱۵ تا ۲۲)

چنانچہ آج بھی بعض کوتاہ اندیش، مادہ پرست اس طرح کی باتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور عنایات ربانی سے عین وقت پر اپنا بطل جلیل بھیجا تا خدا کی بادشاہت دنیا میں قائم ہو اور دنیا حقیقی رستگاری حاصل کر سکے۔ مگر بجائے اس کے کہ یہ لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہنسی مذاق کی راہیں اختیار کر کے تردید و تکذیب میں لگے ہوئے ہیں جیسا کہ اندھیرا عام ضلالت اور گمراہی کا اور جیسا زور دہریت اور کا اس وقت ہے پہلے کبھی بھی نہیں ہوا۔ دہریت تثلیث اور فسق و فجور کا جو حملہ بیک وقت روحانیت اور اخلاق پر اس وقت ہو رہا ہے وہ کبھی ہو بھی نہیں سکتا تھا۔ وسل و رسائل، حمل و نقل کی جو سہولتیں اس زمانہ میں ہیں اور اس کی وجہ سے وہ ہمہ گیری، وہ وسعت اور وہ اجتماعیت جو باطل کو اس وقت حاصل ہے وہ کبھی ممکن ہی نہ تھی۔ اس زمانہ میں ایک طوفان ہے دہریت کا، ایک سیلاب ہے دجالیت و تثلیث کا، ایک آندھی ہے فسق و فجور کی جو ساری دنیا میں اندھیر مچائے ہوئے ہے۔ مگر مضمون نگار صاحب مذکور کا تجاہل عارفانہ دیکھئے۔ فرماتے ہیں کہ یہ سارے مسائل زمانہ زمانہ کے لحاظ سے بہت پرانے ہیں۔ اور کوئی ایسی بات دکھائی نہیں دیتی جو مرزا صاحب کو طلب کرے ایسے ظاہر و باہر واقعات عالم سے انکار کرنا ہٹ دھرمی اور بغض کی ہٹ دھرمی کے سوا کچھ نہیں!! یہ ساری ضلالت اور گمراہی اور فساد کی جڑ اور بنا ہے یعنی تثلیث اور صلیب جس کے باعث یہ سیلاب عظیم امنڈ رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پر بند لگا دیا ہے خواہ آپ کو نظر آئے یا نہ آئے سیلاب رکتے رکتے رکے گا مگر رکے گا ضرور قطعی

الامر کا نظارہ دنیا پھر دیکھے گی۔ یہ خدا کی بات ہے جو کر رہے گی" بے خطا کہتے ہیں" سوائے اس کے کہ مرزا صاحب رسول تھے"۔ اگر مرزا صاحب رسول نہ ہوتے تو اس طوفان ضلالت کے خلاف جہاد کر سکنا بھی نہ تھا۔ مسلمان پر تو ایسی مایوسی و قنوطیت طاری ہے کہ وہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا خیال بھی دل میں نہ لا سکتے۔ تلوار تو پہلے ہی ٹوٹ چکی ہے۔ نہ بھی ٹوٹتی تو ایٹم بم کے سامنے وہ کیا کام دیتی۔ دلائل براہین اور زور صداقت سے اسلام کا ادیان باطلہ پر غالب آنا ان کے تصور سے باہر ہے۔ اسی لئے بار بار تحریک کرنے اور غیرت دلانے پر بھی وہ تبلیغ اسلام کی توفیق اور ہمت ہی نہیں پاتے یا دیں بھی تو کیونکر یہ مستلزم ہے۔ ایمان کامل اور یقین محکم کو جو وہ بالکل کھو چکے ہیں۔ ایمان کامل اور یقین محکم کا دوبارہ پیدا کرنا۔ ان کے لیڈروں اور مولویوں کے بس کی بات نہیں۔ اندھا اندھوں کو کیا راہ دکھا سکتا ہے۔ اور ایمان کامل اور یقین محکم تو ماموروں اور انبیاء ہی پیدا کر سکتے ہیں۔ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کو ایسا زندہ ایمان اس زمانہ کے مامور کے ذریعہ حاصل ہو چکا ہے اسی لئے تو وہ ساری دنیا میں اشاعت اسلام میں سر دھڑ کی بازی لگائے ہوئے ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ موجودہ عالمگیر گمراہی اور ضلالت کے پیش نظر فطرت صحیحہ اس وقت بھی کسی ایسے مصلح اور ہادی پر جو نبی سے کم ہو راضی نہیں۔ چنانچہ فطرت صحیحہ کی اس آواز کو مولانا مودودی صاحب بھی چھپا نہ سکے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

> "اکثر لوگ اقامت دین کی تحریک کے لئے کسی ایسے مرد کامل کو ڈھونڈتے ہیں جو ان میں سے ایک ایک شخص کے تصور کمال کا مجسمہ ہو اور جس کے سارے پہلو قوی ہی قوی ہوں۔ دوسرے الفاظ میں یہ لوگ دراصل نبی کے طالب ہیں اگرچہ زبان سے ختم نبوت کا اقرار کرتے ہیں اور کوئی اجرائے نبوت کا نام بھی لے دے تو اس کی زبان گدی سے کھینچنے کے لئے تیار ہو جائیں گے مگر اندر سے ان کے دل ایک نبی مانگتے ہیں اور نبی سے کم کسی پر راضی نہیں"
>
> (ترجمان القرآن دسمبر جنوری ۴۲-۱۹۴۱ء صفحہ ۱۰)

مگر مضمون نگار مذکور کو نبی کی بھی اور نہ ہادی کی ضرورت بھی دکھائی نہیں دیتی۔ اور دکھائی بھی دیتی ہے تو صرف ایسے ہادی کی جو مسلمانوں کی سیاسی ابتری کو دور کرنے کے لئے ان کا سیاسی لیڈر ہوتا۔ ان کے سیاسی شعور کے فقدان اور احساس کمتری کا یہ حال ہے کہ جب حالات حاضرہ، آنحضرت صلعم کے ظہور جمالی اور قرآن حکیم کی ہمہ گیری اور عالمگیری تعلیم کے مطابق حضرت مسیح موعود نے یہ اعلان فرمایا کہ میں دلائل براہین اور صلح و آشتی سے اسلام کو کل ادیان پر غالب کرنے کو بھیجا گیا ہوں۔ اسلام صلح و آشتی کا مذہب ہے اس میں جبر اور زبردستی ۲۴ مسلمان بنائے جا یا اپنی سیاسی برتری یا حکومت کے لئے کسی حکومت یا بادشاہت کے خلاف تلوار اٹھائی۔ جب وہ محض ربنا اللہ کہنے کے لئے کئی دفعہ ناحق قتل کئے گئے۔ گھروں سے گھر کئے گئے اور ہجرت کے بعد بھی ان کو امن و چین سے نہ رہنے دیا گیا اور ان کو ختم کرنے کے منصوبے کئے گئے تو تلوار کا جواب انہوں نے تلوار سے دیا۔ اب چونکہ کوئی دین کے لئے ہم پر تلوار سے حملہ آور نہیں۔ ہم تلوار سے نہیں براہین سے مقابلہ کر کے اسلام کو غالب کر دکھائیں گے تا ایک طرف جو اعتراض رسول کریم صلعم اور صحابہ پر ہے اس کا ازالہ ہو جائے کہ جن کے فیض سے فیضیاب ہونے والا آپ کا ایک خادم اور ظل، دین کو دلائل و براہین سے غالب کر سکتا ہے تو آپ بدرجہ اعلیٰ کر سکتے تھے۔ یہ لوگوں کا قصور تھا کہ لوگوں نے دلائل و براہین کی زبان سے گفتگو نہ کر کے تلوار کی زبان سے گفتگو کی اور ان کو ان ہی کی زبان میں (مجبوراً) جواب دیا گیا۔ دوسرے یہ کہ مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے امن و صلح جو اسلام کا حقیقی مقصد ہے اس کو پھر سے قائم کریں۔ تو ان لوگوں نے کہا کہ یہ ظل محمد ہو نہ یہ تو محمد کا عکس نہیں اسی طرح کہیں اسلام غالب ہو سکتا ہے؟ مگر ــــــ تھوڑے دنوں کے بعد جب گاندھی جی نے کہا کہ میں اپنے سیاسی اغراض کے لئے تشدد اور خون خرابہ سے کام نہیں لونگا بلکہ اہنسا اور عدم تشدد سے اپنے مقاصد کو حاصل کروں گا تو ان جیسے لوگوں نے نہ صرف تعریف کے پل باندھے بلکہ اس کی پیروی کرنے لگے اور کہنے لگے کہ واہ کیا عمدہ مدبرانہ بات ہے اور اسکی اتنی تعریف اور اس کا اتنا غلغلہ ہوا اور ہو رہا ہے کہ بعض خوش عقیدہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ در حقیقت یہ نکتہ جناب مولانا ابو الاسلام آزاد کا ایجاد کردہ تھا۔ اسی طرح جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم کو انگریزی حکومت سے سروکار نہیں۔ ہمارا کام تو کسر صلیب ہے، اور دلائل و براہین سے عیسائیت یعنی تثلیث کے عقیدہ کا سر کچلنا ہے تو لوگوں نے طرح طرح کے الزامات اور اعتراضات کا سلسلہ شروع کر دیا اور آج مضمون نگار مذکور بھی فرما رہے ہیں کہ انگریزی حکومت کو باقی رکھ کر (یعنی اس سے تعارض اور ٹکراؤ نہ کر کے) عیسائی تبلیغ اور تلقین کے زور کا منہ پھیر دینا کاغذ پر تو ممکن ہے۔ مگر عمل اور نتیجے میں دشوار مگر جب گاندھی جی نے فرمایا کہ میں انگریزوں کا نہیں انگریزی حکومت کا دشمن ہوں تو مضمون نگار جیسے سیاسی دماغ والوں نے کہا واہ سبحان اللہ کیا ہی انسانیت نواز تعلیم ہے۔ کیسے اچھے اخلاق کا مظاہرہ ہے یعنی سیاسی مصالح والے تو انگریزی حکومت اور انگریزی قوم میں فرق کر کے اخلاق کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔ مگر خدا کا نبی عیسائی حکومت اور صلیبی فتنہ میں فرق کر کے اسلام کو غالب نہیں کر سکتا ؏

بریں عقل و دانش بباید گریست

قولہ۔ اسی طرح ان کی صداقت کے لئے جو ثبوت آپ نے پیش کیا ہے وہ بھی آخری درجہ مغالطہ آمیز ہے۔ مرزا صاحب کی نبوت کو ساٹھ سال گزر گئے اس عرصہ میں پیدائش اعداد و شمار تو بیشک بڑھے ہیں مگر تبلیغی ترقی صفر کے برابر ہے۔

اقول۔ اس صریح جھوٹ اور مغالطہ آمیزی پر واقف کاروں کو غصہ تو ضرور آئیگا مگر کیا کیجئے کہ ان جیسے لوگوں کے اسلاف انبیاء اور ہادیان دین کے خلاف اس سے بڑھ بڑھ کر باتیں کہہ چکے ہیں۔ شمس لصف النہار سے انکار انہیں لوگوں کا کام ہوتا ہے۔ افسوس یہ کنوئیں کے مینڈک اگر اپنے حجروں سے باہر نکل کر دیکھیں تو انہیں کچھ نظر بھی آئے ورنہ "میں نہ مانوں" کا علاج کس نے کیا ہے؟

احمدیہ جماعت کی ٹھوس تبلیغی سرگرمیوں اور اس کے بہتر نتائج کے متعلق ہم غیروں کے متعدد حوالے اوپر نقل کر چکے ہیں۔ سو نعم ما قال المسیح الموعود

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

مضمون نگار نے یہ بھی لکھا ہے کہ اس سے بڑھ کر کامیابی تو دوسرے لوگ حاصل کر چکے ہیں۔ جیسے سید محمد جونپوری اور قرامطہ باطنیہ اور اسماعیلیہ والوں نے تو حکومت بھی قائم کر لی۔ اس بات کا جواب لکھنے کے لئے اخبار "ہماری زبان" علیگڑھ کا محققانہ نوٹ جس کا حوالہ اوپر گزر چکا ہے کافی ہے۔ مضمون نگار تو لاکھوں کو ہاتھ اور زبان کی صفائی سے صفر بنا سکتے ہیں۔ ایسے دستکار اور زبان دراز کو کون سمجھا سکتا ہے۔ مثل مشہور ہے کہ سوئے ہوؤں کو تو جگایا جا سکتا ہے۔ مگر جو جاگتے ہوئے سونے والوں کی نقل کر رہا ہو اس کو کون جگائے۔

(باقی آئندہ)

## جملہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ ہند متوجہ ہوں

انسپکٹران بیت المال کی طرف سے آمدہ رپورٹوں سے یہ شکایت اکثر پائی گئی ہے کہ کئی جماعتیں مالی ریکارڈ درست طور پر نہیں رکھ رہیں اور نہ ہی باقاعدہ روزنامچہ اور کھاتہ کا استعمال صحیح طور پر ہو رہا ہے۔ اور یہ ایسی بات ہے کہ جس سے کسی وقت بھی کافی مالی نقصان ہونے کا احتمال ہے۔

پس چندہ وصول کرتے وقت باقاعدہ اسی وقت چندہ دہندہ کو رسید دینا چاہیئے۔ اور پھر اس رسید کا روزنامچہ اور کھاتہ وغیرہ میں اندراج کر لینا چاہیئے تاکہ سلسلہ کے روپیہ کو کسی طرح بھی نقصان کا خطرہ نہ رہے۔

امید ہے کہ جملہ عہدیداران مال جماعتہائے احمدیہ ہند اس طرف خاص توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔ اور مرکز سے تعاون کا ثبوت دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح طور پر خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

**درخواست دعا:** محترم مولوی عبد اللہ صاحب فاضل رئیس التبلیغ کیرالہ ایک لمبے عرصہ سے مختلف عوارض میں ہیں۔ نیز خاکسار کے خالہ زاد بھائی عزیز عبد الحمید پچھلے ہفتہ اچانک فالج کا حملہ ہوا ہے اور دایاں پاؤں اور ہاتھ بالکل کام نہیں کرتے لہذا تمام احباب کرام سے استدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ خاکسار محمد عمر مالاباری متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

# دارالتبلیغ بھاگلپور کے بعض تبلیغی کوائف

از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم مبلغ بھاگلپور
(بتوسط نظارت دعوت و تبلیغ قادیان)

**جماعت اسلامی کے علماء کے ساتھ تبادلۂ خیالات**

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے علم پاکر جن براہین قاطع کو اپنے علم کلام میں بیان فرمایا ہے ان کا مقابلہ نام نہاد علماء کے بس کی بات نہیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے جماعت احمدیہ کو اپنے مخالفین جماعت پر اس جہت سے عظیم الشان فتح اور غلبہ عطا فرمایا ہے الحمد للہ علیٰ ذالک۔

مولوی لوگ ہمارے دلائل سے عاجز آکر نہ خود بات کرنا چاہتے اور نہ ہی پبلک کو ہماری باتیں سننے دیتے ہیں۔ اس لئے اب ہم لوگوں کو خود ہی ان کے گھروں اور اڈوں پر جاکر تبلیغی جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ سوائس غرض کے لئے ناچیز پانچ مرتبہ جماعت اسلامی کے دفتر میں پہنچا اور ہر بار قریباً تین تین گھنٹہ تک تبادلۂ خیالات ہوا۔ سامعین میں سے بعض احباب اچھی خاصی دلچسپی لیتے رہے۔ اور اپنے علماء کو خاموش رہنے پر گفتگو کے لئے آمادہ کرتے رہے۔ کئی عنوانات پر جناب مولوی شبیلہ صاحب فاضل انچارج دفتر جماعت اسلامی سے گفتگو ہوئی۔

**تاتار پور بازار کے سٹی ہوٹل میں تبادلۂ خیالات**

ناچیز ایک دن مسلمانوں کے بازار تاتار پور میں سٹی ہوٹل کے اندر بعض افغان حضرات سے تبادلۂ خیالات کر رہا تھا کہ بعض جماعت اسلامی کے اساتذہ اور سٹوڈنٹ آگئے۔ افغان حضرات سے ہٹ کر گفتگو کا رُخ ان کی طرف پلٹا۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں بحث کو سننے کے لئے ہوٹل کھچا کھچ بھر گیا۔ یہاں تک کہ لوگ سڑک پر کھڑے گفتگو سن رہے تھے۔ بمقابل میرے ایک پرانے زیر تبلیغ دوست مکرم ماسٹر افتخار احمد بی۔ ایس۔ سی تھے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کو انگریزوں کا پٹھو اور ان کا خود کاشتہ پودہ نیز محمدی بیگم کی پیشگوئی اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے مباہلہ وغیرہ کا دائرہ چھیڑ دیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ساڑھے تین گھنٹے تک خوب گرما گرم بحث ہوئی۔ اور ان کے ہر سوال کا مسکت اور مدلل جواب دیا۔ دوران گفتگو میں خاکسار نے حزب اللہ و حزب الشیطان کا مابہ الامتیاز بتایا۔

نیز بتایا کہ یہ باتیں صرف جماعت احمدیہ کے لٹریچر کے پڑھنے سے ہی واقفیت اور صرف مخالفین جماعت احمدیہ کے لٹریچر کو پڑھنے کا نتیجہ ہیں۔ حق و باطل میں امتیاز کا یہ طریق کسی بھی عقلمند کے نزدیک درست نہیں ہو سکتا۔ اگر آپ لوگ ایک سچا مسلمان ہونے کے مدعی ہیں تو ہمارا لٹریچر بھی پڑھئے۔ باقی رہا آپ کے اعتراضات تو ان پر اگر کوئی بچہ بھی غور کرے گا تو سمجھ جائے گا کہ جس شخص نے عیسائیوں کی ملازمت میں رہ کر ان کے تمام مذہبی عقائد کو جڑ سے ہی اکھیڑ دیا اور اسلام کی فوقیت ثابت کرنا چاہا یہ بات ثابت ہے کہ یہ کبھی پٹھو نہیں ہو سکتا۔ دوسرے محمدی بیگم کی پیشگوئی ایک وعیدی پیشگوئی تھی جو کہ اس کے والد کی موت کی وجہ سے ان میں تضرع پیدا ہونے کی وجہ سے پوری ہو گئی۔ کیونکہ اس میں توبہ اور تضرع کی شرط تھی۔ اس کے بعد محمدی بیگم کے خاوند نے بڑی عاجزی کے خطوط حضرت مرزا صاحب کو لکھے ہیں۔ اور اب تو خدا کے فضل سے باقی بچا ہوا سارا خاندان احمدیت میں داخل ہے اور مرزا صاحب علیہ السلام کے غلاموں میں شامل ہو چکا ہے پھر اعتراض کیسا۔ تیسرے مولانا ثناء اللہ صاحب کے ساتھ مباہلہ ہوا ہی نہیں صرف ابتدائی مراسلت ہوئی تھی۔ جس میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے فرار اختیار کیا۔ سنجیدہ طبقہ پر اس گفتگو کا خدا کے فضل سے نہایت ہی اچھا اثر پڑا۔ خدا تعالیٰ لوگوں کو حق کی طرف مائل ہونے کی توفیق دے۔

**ناتھ نگر میں تبادلۂ خیالات**

خاکسار ناتھ نگر اور چمپہ نگر (جو کہ بھاگلپور کے دو محلے ہیں) میں بغرض تبلیغ کئی بار گیا۔ اور ہر بار وہاں کے غیر احمدی احباب سے تبادلۂ خیالات ہوا۔ پہلی مرتبہ مکرم مولوی انیس الرحمٰن صاحب فاضل دیوبند وایڈیٹر رسالہ خورشید (دربھنگہ؟) سے بازار میں ایک دوکان پر گفتگو ہوئی دیگر مسائل کے علاوہ زیادہ تر مسئلہ نبوت زیر بحث رہا۔ مولوی انیس الرحمٰن صاحب کو خاکسار نے بہت ہی شریف النفس اور سلجھی ہوئی طبیعت کا پایا۔ چونکہ اگلے روز مولوی صاحب موصوف بیل جا رہے تھے اس لئے ان کو سلسلہ احمدیہ کا تفصیلی لٹریچر مہیا کیا گیا۔

اس کے بعد ناتھ نگر کے پرانے قاضی صاحب سے ملاقات کی مگر انہوں نے عدیم الفرصتی کے بہانہ سے گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔

علاوہ ازیں دو مرتبہ مکرم مولوی عبدالغفار صاحب ایک سوداگر مسلم ہائی سکول سے ان کی دکان پر ہی وفات مسیح ناصری علیہ السلام اور معراج کے موضوع پر تبادلۂ خیالات کیا گیا ماسٹر صاحب موصوف نے احمدیت کے دلائل سے عاجز آکر اپنی مدد کے لئے ایک مولوی کو مدعو کیا ہوا تھا۔ مگر خدا کے فضل سے مولوی صاحب بر چند منٹ بعد خاموش ہو کر اپنے گھر چلے گئے۔ بعد میں ماسٹر صاحب موصوف اور دیگر احباب سے گفتگو ہوتی رہی اور لٹریچر وغیرہ تقسیم کیا گیا۔

**کوتوالی چوک بھاگلپور میں تبادلۂ خیالات**

قریباً چار مہینے سے مکرم ڈاکٹر یونس احمد صاحب جو آئی سپیشلسٹ خاکسار کے زیر تبلیغ ہیں۔ زمانہ سے لٹریچر پڑھ رہے ہیں ایک معتبرات کے رفقت تفصیلی گفتگو کے لئے ان کی طرف سے دعوت دی گئی۔ اور دو مولوی صاحبان بھی آئے ہوئے تھے۔ اور بعض دیگر احباب بھی۔ سلسلہ گفتگو

---

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

# تمام جہان کیلئے ربانی اعلان

(از حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب سکندرآباد)

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان ایک اسلام مذہب کے بہتر فرقے کردینگے وہ سب کے سب جہنمی ہوں گے سوائے ایک کے اور اس ایک جنتی فرقے کی یہ نشانی بتائی کہ "ما انا علیہ و اصحابی" یعنی "جو کام میں اور میرے صحابہ کرتے ہیں یہ جنتی ہوگا"۔ آپ اور آپ کے اصحاب دن رات جو کام کرتے تھے وہ تبلیغ اسلام تھا۔ اس طرح اسلام میں جنتی فرقہ وہی ہے جو تمام جہان میں دن رات تبلیغ اسلام کرتا ہے یہ خدا تعالیٰ کا عظیم الشان فضل ہے کہ وہ ہر صدی کے شروع میں ایک مجدد مبعوث کرکے ایک جنتی فرقہ قائم کرتا ہے تاکہ جہنمی فرقے کے لوگ اس میں پناہ لے سکیں اور ترقی کر سکیں۔ اس طرح خدا تعالیٰ نے اس صدی میں بھی ایک عظیم الشان مجدد مبعوث فرماکر ایک جنتی اور تبلیغی فرقہ قائم کیا ہے اور خدا تعالیٰ نے اس کو اور بھی عظیم الشان خطاب عنایت فرمایا ہے۔ ہم کو چاہیئے کہ ہم اس کو بھی مانیں۔ مسلمان بھائیوں کو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ بھی اپنے جہنمی فرقے کو ترک کرکے اس میں شامل ہو جائیں۔ جو لوگ نہیں مانیں گے اور اپنے ہی پرانے فرقے میں وفات پائیں گے۔ تو جہنمی موت مریں گے۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام پرانے فرقوں کو جہنمی قرار دیا ہے۔

## خدا تعالیٰ کی طرف سے اس صدی کے مجدد اعظم کے متعلق اعلان

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔"

## اس صدی کے مجدد اعظم کے چند اعلانات

(۱) "جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسولؐ کو بھی نہیں مانتا ... میرا نہیں بلکہ اس کا نافرمان ہے جس نے میرے آنے کی پیشگوئی کی تھی۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳)

(۲) "اللہ تعالیٰ اب ان لوگوں کو مسلمان نہیں جانتا جب تک کہ وہ غلط عقائد کو چھوڑ کر راہ راست پر نہ آجائیں اور اس مطلب کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے مامور کیا ہے کہ میں ان سب غلطیوں کو دور کرکے اصل اسلام پھر دنیا میں قائم کروں۔" (تقریر احمدی و غیر احمدی میں فرق)

(۳) "خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسولؐ کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔" (اشتہار معیار الاخیار صفحہ ۸ [؟])

(۴) "خدا نے یہی ارادہ کیا ہے کہ جو مسلمانوں میں سے علیحدہ رہے گا وہ کاٹا جائے گا۔ بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ" (تذکرہ صفحہ ۳۰۷)

خاکسار عبداللہ الٰہ دین سکندرآباد - انڈیا ستمبر سنہ ۱۹۶۰ء

نوٹ:۔ حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب آف سکندرآباد کی طرف سے اس مضمون کا ایک اشتہار عمدہ کاغذ پر دیدہ زیب صورت میں بغرض تبلیغ شائع کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت سیٹھ صاحب کو اس کا اجر جزیل عطا فرمائے اور اسے بہت سی سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ آمین - (ادارہ)

خود ڈاکٹر صاحب نے ہی شروع کیا۔ اور فرمایا کہ آپ لوگوں کے لٹریچر سے اتنا تو ضرور ثابت ہوتا ہے کہ جو کچھ آپ لوگ پیش کرتے ہیں وہ اسلام ہی کی تعلیم ہے سو اس کام کے لئے مرزا صاحب کی کیا ضرورت تھی کیا علماء کافی نہ تھے۔

جواب میں خاکسار نے عرض کیا کہ سوال گو مختصر ہے۔ مگر جواب تفصیل طلب ہے اس لئے اگر تسلی سے سنا جائے تو عرض کروں۔ فرمایا کہ ہاں آپ تسلی سے جواب دیں چنانچہ خاکسار نے عرض کیا کہ خدا کا شکر ہے کہ احمدیت کے مخالف علماء کے برعکس آپ کے خیال میں مرزا صاحب علیہ السلام نے جو کچھ پیش کیا وہ عین اسلام ہی ہے۔ اس حد تک سو فی صدی درست ہے۔ اب رہا مرزا صاحب علیہ السلام کی ضرورت سو خدا کے پاک رسول عربی صلعم کی عظیم الشان پیشگوئیوں کی روشنی میں اس زمانے میں مسیح موعود اور امام مہدی کی ضرورت تھی سو اس منصب کے لئے خدائے علیم و خبیر کی نظر انتخاب مرزا صاحب پر پڑی اور انہوں نے دعویٰ کر دیا۔ اس کے ثبوت میں قرآن کریم کی آیات اور احادیث و اقوال بزرگان سلف ان کے سامنے پیش کئے۔ اور عصر حاضر کا تقاضا بھی۔

اس کے علاوہ میں نے جماعت احمدیہ کے تبلیغی کارہائے نمایاں بتائے

**راجپور میں تبادلۂ خیالات**

راجپور میں ہمارے ایک احمدی دوست ماسٹر صدرالدین صاحب کے رشتہ دار رہتے ہیں جو کہ وہاں کے معزز زمیندار ہیں۔ وہ ان کے زیر تبلیغ ہیں۔ ان کی خواہش پر احمدی مبلغ اور غیر احمدی مولوی کے درمیان تبادلۂ خیالات ہونا قرار پایا تھا۔ چونکہ ان کو گمان تھا کہ ان کے مولوی فوراً آ جائیں گے۔ اس لئے انہوں نے معین وقت کی قبل از وقت علماء کو خبر نہ دی اسلئے ہمارے پہونچنے پر دونوں مولوی صاحبان حاضر نہ تھے۔ اس لئے وہاں صرف راجپور کے احباب سے تفصیل تبلیغی گفتگو ہوئی جس کا خدا کے فضل سے ان پر اچھا اثر ہوا اور شام کو ہم واپس آ گئے۔

**جمگاؤں میں ایک جلسہ**

محترم سید عبدالحی صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام سکول قادیان ان ایام میں رخصت پر یہاں آئے ہوئے تھے۔ اس لئے ان کی آمد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جمگاؤں میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ محترم سید صاحب موصوف نے جلسے کا تمام انتظام بڑی محنت سے کیا۔ اور جمگاؤں دیہات میں اعلان بھی کروایا۔ جلسہ ضرورت مذہب کے موضوع پر

تھا۔ حاضرین میں زیادہ تعداد ہندو احباب کی تھی۔ اور حاضری تسلی بخش تھی۔ سید صاحب موصوف نے تعارفی تقریر فرمائی۔ اور ناچیز نے ایک گھنٹہ کے قریب مذہب کی ضرورت پر تقریر کی۔ جس کا حاضرین پر خدا کے فضل سے اچھا اثر ہوا۔ صدر وہاں کے ایک ہندو ہیڈ ماسٹر صاحب تھے اس لئے انہوں نے صدارتی تقریر کی اور خاکسار کی تقریر کو بہت پسند کیا۔ اور خود بھی بعض باتیں ضرورت مذہب پر بیان کیں۔ یہاں کے ہندو احباب نے اس جلسہ کے کروانے میں خاص دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور چونکہ خاکسار جلسہ شروع ہونے سے پہلے ہی وہاں پہنچ چکا تھا۔ اس لئے وہاں کے ہندو احباب کے ساتھ تبادلۂ خیالات بھی ہوتا رہا اور ان کو اسلام کی بعض خصوصیات بتائیں۔ ۲۵ عدد ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ کئی سال کے بعد جمگاؤں میں یہ پہلا جلسہ ہوا ہے۔ اس لئے سید عبدالحی صاحب خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔

## باطل پر حق کی فتح (بقیہ ص۲)

اس زمانے کے لوگ کسی حد تک ان کے رنگ میں رنگین ہو سکتے ہیں۔ اس کے مطابق اس بات کو سمجھ لینا ذرا مشکل نہ رہا کہ اس زمانہ کی اصلاح اور ہدایت کے لئے خداتعالیٰ نے انہیں گذرے ہوئے بزرگوں کے روپ میں اپنے کسی برگزیدہ بندے کو بھیج دیا ہے۔ اور وہ قادیان کی مقدس بستی میں پیدا ہوا۔ اس کے ذریعہ نیکی کا بیج بویا گیا اور خدا کے فضل سے ایک درخت کی صورت اختیار کر چکا ہے جس کے سایہ تلے دنیا کی تمام قومیں آرام پا رہی ہیں۔ اس کے تازہ پھل سعید روحوں کی روحانی بھوک اور پیاس کو دور کرتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ جس طرح ہزاروں سال پہلے طاقتور راجہ راون کے مقابل پر تہیدست رامچندر جی کو اسلئے فتح حاصل ہوئی کہ ان کے ساتھ حق تھا اور راون اپنے تمام سمیت جل کر راکھ ہوا۔ اسلئے کہ وہ باطل پر تھا۔ حق کے مقابل پر اس کی طاقت کچھ کام نہ آئی اسی طرح آج بھی دنیا اسی تماشا کو دیکھ رہی ہے۔ ہاں دکھانے والا ہے۔ اس کے روشن نشانات اب بھی ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں مگر اس کے دیکھنے والی آنکھ چاہیئے۔ سمجھنے اور غور کرنے والا دل و دماغ چاہیئے۔ وہ وقت دور نہیں کہ دنیا اپنی آنکھوں سے باطل پر حق کی روحانی فتح کے واضح نظارے دیکھے گی وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

# نشہ بندی کے متعلق چند رُباعیات

از جناب سرتاج رحمانی صاحب صدر بہار اسٹیٹ اردو سوسائٹی بمبئی

نشہ بندی کے متعلق ایک غیر از جماعت دوست کی یہ قابل قدر رُباعیات ہمیں دفتر دعوت و تبلیغ قادیان کی طرف سے بغرض اشاعت موصول ہوئی ہیں۔ جنہیں مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی نے سرتاج صاحب سے حاصل کیا۔ (ادارہ)

(۱)

سمجھا ہی نہیں کوئی خطا میری معاف
یہ تیغ وہ ہے جس پہ ہے شیشہ کا غلاف
جب جام میں آ کر یہ گلے ملتی ہے
انسان کا لہو چاٹ کے کر دیتی ہے صاف

(۲)

دانا ہو اگر کوئی تو نادان بنے
آسودہ ہو کوئی تو پریشان بنے
اے بنت عنب منہ جو لگائے تجھکو
انسان فرشتہ ہو تو شیطان بنے

(۳)

تہذیب شرافت سے گذر جائے گا
انسان کے اوصاف کو ٹھکرائے گا
جب حلق سے اُتری تو چڑھے گی سر پر
جو منہ سے لگائے گا وہ پچھتائے گا

(۴)

جو مرنا چاہتے ہیں پھر بھی موت کے ڈر سے
بس سکتے ہیں یا نہ مرتے ہیں اور نہ جیتے ہیں
میرے خیال میں یہ بزدلوں کی ہے تعریف
جو زہر پی نہیں سکتے، شراب پیتے ہیں

(۵)

اِک عمر کی محنت کا لہو ہے ساقی
برسوں کی ریاضت کا لہو ہے ساقی
مے کہہ کے پلاتا ہے جو تو لوگوں کو!
یہ اُن کی ہی محنت کا لہو ہے ساقی

(۶)

ہر علم و معانی کا لہو پیتا ہے
اپنی ہمہ دانی کا لہو پیتا ہے
پیتا ہے اگر کوئی جوانی میں شراب
وہ اپنی جوانی کا لہو پیتا ہے

(۷)

فطرت کے نظاروں کا لہو پیتا ہے
رنگین بہاروں کا لہو پیتا ہے
مے بار فضاؤں میں جو پیتا ہے شراب
وہ چاند ستاروں کا لہو پیتا ہے

(۸)

وہ چشم بصیرت کا لہو پیتا ہے
جلووں کی لطافت کا لہو پیتا ہے
مے پیتا ہے جب کوئی ادیب و شاعر
معصومی فطرت کا لہو پیتا ہے

(۹)

اخلاق و شرافت کا لہو پیتا ہے
ایثار و محبت کا لہو پیتا ہے
واللہ کہ جب آدمی پیتا ہے شراب
انسان کی فضیلت کا لہو پیتا ہے

(۱۰)

مزدور کی محنت کا لہو پیتی ہے
زردار کی دولت کا لہو پیتی ہے
شیطان کی ماں جائی ہے یہ بنت عنب
انسان کی عظمت کا لہو پیتی ہے

بہ شکریہ

# تحریک درویش فنڈ میں وعدہ کرنیوالے احباب کے نام

جن دوستوں کی طرف سے چندہ تحریک درویش فنڈ میں وعدوں کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں کی دوسری فہرست ذیل میں بغرض دعا شائع کی جا رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس بابرکت تحریک میں تمام حصہ لینے والے احباب کو اپنے فضلوں سے نوازے اور انہیں اپنا وعدہ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور جن احباب نے تاحال اس میں حصہ نہیں لیا۔ ان کو بھی زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی سعادت بخشے

اب تک جو وعدے موصول ہوئے ہیں کی میزان متوقع سالانہ بجٹ آمد کے مقابل پر بہت کم ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ جن دوستوں نے تاحال اس تحریک میں حصہ نہ لیا ہو وہ بھی جلد اس میں حصہ لے کر فرض شناسی کا ثبوت دیں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی اس تحریک کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ

"دراصل قادیان کو آباد رکھنا ساری جماعت کا فرض ہے۔ لیکن تقدیر الٰہی کے ماتحت ایک حصہ کو قادیان سے نکلنا پڑا۔ اور دوسرا حصہ قادیان میں آباد ہونے کی توفیق نہ پا سکا اور صرف ایک قلیل حصہ کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ وہ موجودہ حالات میں قادیان میں ٹھہر کر خدمتِ دین بجا لائیں۔ پس دوسروں کا فرض ہے کہ وہ اپنے ان بھائیوں کی خدمت اور آرام کا خیال رکھیں اور انہیں کم از کم ایسی مالی پریشانیوں سے بچائیں جو توجہ کے انتشار کا موجب ہوں"

ناظر بیت المال قادیان

## فہرست وعدہ کنندگان مع رقوم موعودہ برائے درویش فنڈ بابت سنہ ۱۹۶۰-۶۱ء

| نام | رقم | نام | رقم |
|---|---|---|---|
| مکرم بابو محمد یوسف صاحب جموں | ۳/- | مکرم شبیر خاں صاحب کیرنگ | -/۴/۰ |
| محترمہ اہلیہ صاحبہ " " | ۳/۰ | " بشیر خاں صاحب جاجن " | ۲/- |
| " بابو فیروز الدین صاحب " | ۳/۰ | " دری خاں صاحب " | -/۸/۰ |
| " دین خامد صاحب کنانور | ۲/- | " جھکو خاں صاحب " | ۰/۸/۰ |
| " کے پی محی الدین صاحب " | ۳/- | " بدر الدین خاں صاحب " | ۰/۱۲/۰ |
| " کے ایم محی الدین صاحب " | ۲/- | " حاجی خاں صاحب " | -/۸/۰ |
| " وی رمضان صاحب " | ۱/- | " شیخ جبرائیل خاں صاحب " | -/۸/- |
| " ایم محمود صاحب " | ۶/- | " حنیف محمد صاحب " | ۱/- |
| " وی کے محمود صاحب حاجی " | ۱/۱۲ | " محسن خاں صاحب " | ۱/۰ |
| " پی عبد العزیز صاحب " | ۳/- | " سراج محمد صاحب " | ۰/۸/۰ |
| " سی کے حاجی محمود صاحب " | ۳/- | " مصلح الدین صاحب " | ۱/۰ |
| " این عبد الرحیم صاحب " | ۱/۸/ | " لطف الرحمٰن خاں صاحب " | ۱/۰ |
| " این ابراہیم صاحب " | ۱/۸/۰ | " شیخ طاہر الدین صاحب " | ۱/۰ |
| " ای بشیر احمد صاحب " | ۱/۸/- | " مولوی صاحب خاں صاحب " | ۲/- |
| " ایم سی مصطفےٰ صاحب " | ۵/- | " مراد خاں صاحب " | -/۸/- |
| " ایم سی حامد صاحب " | ۱/۸/ | " انیس الرحمان خاں صاحب " | -/۸/۰ |
| " سی بی عبد الحمید صاحب حاجی " | ۱/۸/ | " محرم خاں صاحب " | -/۴/۰ |
| " آفتاب الدین خاں صاحب کیرنگ | ۲/- | " شیخ مطیع الرحمٰن صاحب " | ۱/- |
| " یٰسین خاں صاحب " | -/۸/- | " انیٹھو خاں صاحب " | ۰/۴/۰ |
| " زین العابدین صاحب " | -/۴/- | اہلیہ صاحبہ شیخ منیر صاحب " | ۳/- |
| " پہلوان خاں صاحب " | -/۸/- | " مکرم غلام احمد خاں صاحب " | ۰/۴/۰ |
| " عجب لعل خاں صاحب " | ۱۰/- | نذیرن بی بی صاحبہ " | ۴/- |
| " شیخ محرم علی خاں صاحب " | -/۴/- | " واعظ اللہ خاں صاحب " | ۱/- |
| " داؤد خان صاحب " | -/۸/- | " بنا خاں صاحب " | ۱/- |
| " خلیل احمد خاں صاحب " | -/۸/- | " احمد نور صاحب " | ۱/۰ |
| " نور الدین صاحب " | ۱/- | " حیدر خاں صاحب " | ۲/- |
| " محمد نصیر الدین صاحب " | -/۸/- | " سی محمد صاحب الانظور | -/۸/۰ |
| " حیات خاں صاحب " | ۱/- | " سی کنہلو صاحب [illegible] " | ۱/- |
| " رنباز خاں صاحب " | -/۸/- | ایم جمیدہ صاحبہ " | ۱/۰ |
| " تیمور خاں صاحب " | ۱/- | " کے محمد کٹی صاحب " | ۲/۰ |
| " ظفر اللہ خاں صاحب " | -/۸/- | " ڈی پوٹی ابو مولوی صاحب | -/۸/۰ |
| " ذوالفقار علی صاحب " | ۱/- | " عبد الغنی صاحب حیدرآباد | ۲/۰ |
| مکرم غلام رسول صاحب خطیب [illegible] | ۱/۰ | مکرم چوہدری عبد الغفار صاحب بخاری [illegible] | ۲/۰ |
| " مہر باز خاں صاحب " | ۳/- | " محمد ابراہیم صاحب " | ۵/- |
| اہلیہ صاحبہ عبد الرزاق صاحب " | -/۸/- | " محمد یٰسین صاحب فارسٹر " | ۳/- |
| [illegible] عبد الرحمٰن خاں صاحب " | ۲/- | | |

(باقی آئندہ)

# بنگلور میں دار التبلیغ کا قیام

مکرم مولوی مبارک علی صاحب سید مبلغ کا تبادلہ نظارت بیت المال میں انسپکٹر کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے ایک سال کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے بطور انسپکٹر کیا گیا تھا۔ اس عرصہ کے خاتمہ پر جنوبی ہند میں تبلیغ کی وسعت کے پیش نظر حضور کے ارشاد کے مطابق ان کو نظارت ہذا میں واپس کر دیا گیا ہے۔ اور نظارت ہذا کی طرف سے حسب سابق ان کو مبلغ بنگلور و انچارج تبلیغ علاقہ میسور مقرر کیا گیا ہے۔ جملہ عہدیداران و افراد جماعت ہائے بنگلور و علاقہ میسور ان سے تعاون کریں۔ مکان کا انتظام ہونے تک وہ ہبلی رہیں گے۔

نظارت بیت المال کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے تحت حسب ضرورت سال میں دو ماہ تک مالی امور کے لئے ان سے بطور انسپکٹر دورہ کرایا جا سکے گا

اللہ تعالیٰ ان کو زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ کی توفیق دے۔ آمین۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

# رشتہ ناطہ کے متعلق احباب جماعت سے ضروری گذارش

جیسا کہ احباب کی خدمت میں اس سے پہلے گذارش کی جا چکی ہے کہ ہندوستان میں احمدیہ جماعت کے احباب کو رشتوں کے طے کرنے میں بہت سی مشکلات درپیش ہیں جن کے ازالہ کے لئے علاوہ جملہ صدر و سیکرٹری صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کو توجہ دلانے کے مبلغین سلسلہ اور انسپکٹران بیت المال کو بھی توجہ دلائی گئی تھی۔ لیکن تاحال نا کتخدا لڑکیوں اور لڑکوں کی فہرستیں مقررہ فارموں اور کوائف کے ساتھ موصول نہیں ہوئیں۔ جب تک جملہ جماعتوں اور احباب کی طرف سے جملہ کوائف اور فہرستیں مکمل ہو کر مرکز میں موصول نہ ہوں۔ اس وقت تک تنظیم کے ساتھ اس مشکل کو حل کرنا ممکن نہیں۔ لہٰذا جملہ صدر صاحبان اور سیکرٹریان امور عامہ و مبلغین سلسلہ اور انسپکٹران بیت المال کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ جلد از جلد قابل شادی ذکور و اناث کی فہرستیں مع کوائف تیار کر کے مرکز میں بھجوائیں اور متعلقہ جماعتوں میں بھی انکی نقلیں رکھیں تاکہ مرکز اور بیرونی جماعتوں میں رشتے طے کرانے کے لئے سہولت ہو سکے۔ احباب کی خدمت میں یہ بھی گذارش ہے کہ رشتہ ناطہ کے معاملات کو طے کرنے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ احباب غیر ضروری رسوم و رواج پیدا شدہ مطالبے کو چھوڑ کر شریعت اسلامیہ اور صحیح اسلامی طریق پر رشتے طے کرنے کی کوشش فرما دیں۔

اللہ تعالیٰ احباب کے ساتھ ہو اور اپنے فضل سے ... نوازے۔ آمین

(ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

# اخبار بدر کے قلمی معاونین کی خدمت میں

اخبار بدر میں اشاعت کے لئے اپنے مضامین اور تبلیغی رپورٹیں ہمیشہ کاغذ کے نصف حصہ پر صاف تحریر میں لکھ کر بھیجا کریں۔ افسوس ہے کہ نوآموز مقالہ نویس اور نامہ نگار حضرات اس بات کا خیال نہیں رکھتے جس کی وجہ سے ایسے مضامین اور اطلاعات کو قابلِ اشاعت بنانے میں بڑی دقت پیش آتی ہے۔

باریک اور گنجان تحریر میں موصولہ مضامین یا رپورٹیں اگر کسی وقت شریک اشاعت نہ ہوں تو اس پر شکوہ نہ کیا جائے — (ایڈیٹر)

# خبریں

نئی دہلی ۲۰ راکتوبر۔ آرڈی نینس فیکٹریاں تیسرے پنجسالہ پلان میں بھارتی مسلح فوج کے لئے ٹینک بھی بنائیں گی۔ اس سلسلہ میں ضروری تجاویز مرتب کی جا رہی ہیں۔ آرڈی نینس فیکٹریوں میں ٹرکوں اور ٹریکٹروں کی تیاری سے حاصل کردہ تجربہ کی روشنی میں ٹینک تیار کرنے کا بڑا اقدام کیا جا رہا ہے۔

نیویارک ۳ راکتوبر۔ یہ تاپ میں شائع شدہ اطلاع مظہر ہے کہ اتحادی سبھا اس وقت ایک آتش فشاں پہاڑ کے دہانے پر کھڑی ہے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس کا مستقبل کیا ہے۔ بظاہر وہ تاریک نظر آتا ہے۔ کیونکہ امریکہ اور روس کے درمیان جو رسہ کشی ہو رہی ہے اس کی وجہ سے اتحادی سبھا پر بھی کئی قسم کے حملے ہو رہے ہیں خاص طور پر اس کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ پر۔ روس ہیمرشولڈ سے بے حد ناراض ہے کیونکہ انہوں نے کانگو میں روس کی نہیں چلنے دی۔ امریکہ اس وقت پوری طرح ان کی پشت پر ہے اس وجہ سے بھی روس ان کے خلاف ہے اور انہیں اس عہدہ سے ہٹانا چاہتا ہے۔ ایسے حالات میں اس وقت سب کی نظریں بھارت کے پردھان منتری پنڈت جواہر لال نہرو پر لگی ہوئی ہیں چونکہ وہ روسی بلاک میں ہیں نہ امریکی بلاک میں۔ اس لئے دونوں اُن کی سنتے ہیں۔ یہاں پہونچ کر انہوں نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ ان سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اتحادی سبھا کو ہر حالت میں قائم رکھنے کے حق میں ہیں۔ اور ساتھ ہی وہ سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ کے بھی حق میں ہیں۔ چنانچہ وہ جس وقت سے یہاں پہونچے ہیں۔ مختلف اشخاص سے مل رہے ہیں۔ نیویارک میں ان کی سرگرمیوں میں کافی دلچسپی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ امریکی اخبارات بھی انہیں نمایاں طور پر شائع کر رہے ہیں۔

نیویارک ۳ راکتوبر۔ اتحادی سبھا کے لابی حلقوں نے بتایا ہے کہ مغربی ممالک کی طرف سے بھارت اور دیگر چار غیر جانبدار ممالک پر دباؤ ڈالا جائے گا کہ اگر وہ آئزن ہاور خروشچیف ملاقات پر ستاویز واپس نہیں لیتے تو کم از کم اس میں ترمیم کر دیں۔

نئی دہلی ۳ راکتوبر۔ گذشتہ ماہ نہرو ایوب کانفرنس میں جو فیصلے کئے گئے تھے انہیں عملی جامہ پہنانے کے لئے ابتدائی کارروائی کی جا رہی ہے منقولہ جائداد کے معاہدہ کے تحت جو ریویو پالیسی کمیٹی بنائی گئی تھی اس کی میٹنگ بلانے کے لئے بھارت کی وزارت بحالیات پاکستان کی وزارت آبادکاری سے خط و کتابت کر رہی ہے۔ اس طرح دونوں ملکوں کے حکام پاکستان کی طرف سے بھارت کو سپلائی کی جانے والی سوئی گیس کے بارے میں بات چیت کریں گے۔ اور دونوں ممالک میں مالی معاملات پر بات چیت زیر بحث ہوگی۔ ابھی دونوں ممالک میں بات چیت کی تاریخ مقرر کی جانی ہے

نیویارک ۳ راکتوبر۔ روس کے وزیر اعظم مسٹر خروشچیف نے اتحادی سبھا کی جنرل اسمبلی کے صدر مسٹر بولینڈ سے درخواست کی ہے کہ آج جنرل اسمبلی میں بحث کے وقت انہیں سب سے پہلے بولنے کا موقعہ دیا جائے۔ انہوں نے یہ درخواست اس قاعدہ کے ماتحت کی ہے۔ جس کے مطابق ایک ملک کے نمائندے کو دوسرے ملک کے نمائندے کی تقریر کا جواب دینے کا حق ہے۔ مسٹر خروشچیف آج برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر میکمیلن کی تقریر کا جواب دینا چاہتے ہیں۔ جنرل اسمبلی میں ان کی تقریر کرنے کا یہ دوسرا موقعہ ہوگا۔ پہلے انہوں نے انڈونیشیا کے صدر سوکارنو کے حق میں تقریر کی تھی۔ جس میں تجویز کیا گیا تھا کہ مسٹر خروشچیف اور صدر آئزن ہاور میں جلد ملاقات ہونی چاہیئے۔ صدر آئزن ہاور نے مسٹر خروشچیف کے ساتھ ملاقات کی تجویز مسترد کرتے ہوئے ۵ غیر جانبدار ملکوں کے سربراہوں کو مراسلہ بھیجا ہے اس میں انہوں نے یہ بھی کہا کہ فی الحال مسٹر خروشچیف سے ملنا ٹھیک نہیں کیونکہ اس وقت ملنے کا کچھ کا کچھ مطلب لیا جا سکتا ہے

واشنگٹن ۳ راکتوبر۔ روس کے وزیر اعظم مسٹر خروشچیف نے انڈونیشی صدر سیکارنو کے ریزولیشن پر جو خوشی ظاہر کی ہے اس سے یہ مطلب لیا جاتا ہے کہ وہ غیر جانبدار ملکوں کو اپنے مقاصد کے حصول کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ برعکس اس کے کہ غیر جانبدار ملک مسٹر خروشچیف کا رویہ نرم کرنے کے لئے اپنا اثر و رسوخ استعمال نہیں کر پائے نظریہ یہ ہے کہ کمیونسٹ گذشتہ دس سالوں میں غیر جانبدار ممالک کے متعلق جو چالیں اختیار کر رہے ہیں اگر ان کا مطالعہ کیا جائے۔ تو غیر جانبدار ملکوں کو صحیح حالت کا پتہ چل جائے گا۔ ابھی زیادہ عرصہ نہیں ہوا جب کمیونسٹ بلاک نے مارشل ٹیٹو کی محض اس بنا پر مذمت شروع کر دی تھی کہ وہ غیر جانبداری پر آزادی کا دم بھرتے تھے۔ کمیونسٹ لیڈر جو کہتے ہیں اس سے واضح ہے کہ کمیونسٹ کسی ملک کا حقیقی معنوں میں غیر جانبدار نہیں مانتے۔ لینن نے ۱۹۲۰ء میں کہا تھا کہ درمیانی راستہ کوئی نہیں اور مسٹر خروشچیف نے حال ہی میں روسی کمیونسٹ پارٹی کے اخبار "پراودا" میں لکھا تھا کہ اس وقت ان میں جو رڈوا اور سوشلسٹ دو نظریوں میں زبردست ٹکر ہو رہی ہے۔ اور اس ٹکر میں کوئی غیر جانبدار نہیں رہ سکتا۔ ماؤ سے تنگ نے کہا ہے کہ کسی دوسرے میں عدم شمولیت ناممکن ہے کوئی تیسرا راستہ نہیں ہو سکتا

مشرق اور مغرب کے تعلقات کے ایک ماہر نے کہا کہ غیر جانبدار ملک مسٹر خروشچیف کا اپنا رویہ نرم کرنے کے لئے کیوں نہیں کہتے۔ وہ اب بھی برلن کے متعلق یہ اعلی میٹم کا خطرہ بنائے ہوئے ہیں وہ یہ بھی بڑ ہانکتے ہیں کہ وہ ساری دنیا کو اپنے راکٹوں سے تباہ کر سکتے ہیں۔ وہ اس بات پر بھی مصر ہیں کہ ساری دنیا میں کمیونسٹ نظام قائم ہو کر رہے گا۔

کراچی ۳ راکتوبر۔ آج صبح ۵ بجکر ۴۹ منٹ پر کوئٹہ اور سبی میں زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ کوئٹہ میں زلزلے کے جھٹکے کافی سخت تھے اور ان کا مرکز ایک سو میل مشرق میں تھا۔ زلزلوں کے جھٹکوں سے کسی قسم کے جانی و مالی نقصان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

## ڈپٹی منسٹر ریلوے جنرل شاہنواز جالندھر میں

جالندھر ۲ راکتوبر۔ گاندھی جینتی کے موقعہ پر مقامی کانگرسی اور ہریجن لیڈروں کی درخواست پر جنرل شاہنواز صاحب ڈپٹی منسٹر ریلوے جالندھر تشریف لائے۔ صبح ۸ بجے نہرو گارڈن میں آپ نے گاندھی جی کے مجسمہ کو ہار پہنائے اور تقریر کی جس میں مہاتما گاندھی جی کے اوصاف بیان کئے۔ اور لوگوں کو ان کے اچھے نمونہ پر چلنے کی تلقین کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں فرقہ پرستی کی بھی مذمت کی اور ایسی باتوں سے بالا ہو کر دیش کی سیوا اور خدمت کی طرف توجہ دلائی۔ قادیان سے جماعت احمدیہ کی طرف سے جنرل صاحب موصوف سے ملاقات کے لئے چوہدری محمود احمد صاحب عارف معاون ناظر امور عامہ اور چوہدری فیض احمد صاحب معاون ناظر دعوت و تبلیغ گئے جنرل صاحب بڑی محبت کے ساتھ ملے۔ اور آئندہ کسی مناسب وقت پر قادیان آنے کا وعدہ فرمایا۔ اس موقع پر جماعت کی طرف سے بہت سا مذہبی اسلامی لٹریچر بھی پبلک میں تقسیم کیا گیا۔

## سلسلہ کا نایاب لٹریچر

تفسیر کبیر سورہ فاتحہ و الم ۱۰ رکوع پندرہ روپیہ سورہ یونس تا کہف پچاس روپیہ سورہ مریم، طٰہٰ انبیاء پر مشتمل دس روپیہ سورہ نور دو جز پر مشتمل نو روپیہ سورہ فرقان شعراء بارہ روپیہ سورہ نبا و عم (نایاب) بیس روپے۔ سورہ شمس زلزال تک دس روپیہ سورہ عادیات سے کوثر تک دس روپیہ سورہ کافرون سے والناس تک پانچ روپیہ کل تفسیر کبیر دس کا سیٹ کی قیمت ۱۴۱ ایک سو اکتالیس روپے ہے تقریباً۔ پی ۱۰۰ الگ ہیں۔ رسالہ الفضل کے سیٹ نمبر ۱ جلد ۱ سنہ ۱۹۱۳ء سے تیکہ ۱۹۴۶ء ایک چوتھائی روپیہ الفضل کا سیٹ نمبر ۲ ۱۹۱۳ء سے تیکہ ۱۹۴۶ء تک پچاس روپیہ۔ اسلام کی پہلی سے پانچویں تک سیٹ دو روپیہ اردو ریویو آف ریلیجنز ۲/۱ روپیہ آٹھ آنہ فی فائل انگلش ریویو فی فائل پانچ روپیہ تشحیذ الاذہان فی فائل متفرق پانچ روپیہ آٹھ آنہ قرآن قادیان ایڈیشن فی فائل دو روپیہ آٹھ آنہ قرآن مجید مترجم میر محمد اسحق صاحب دس روپیہ قرآن مجید مترجم چوہدری غلام احمد صاحب بدوملہی سات روپیہ حضرت میر محمد اسحق صاحب و حافظ روشن علی صاحب کے ترجمہ نو روپیہ بانی حضرت مسیح موعودؑ و خلیفہ ثانی کے قریباً تمام کتب موجود ہیں نصف روپیہ پیشگی آنے پر باقی وی پی ہوگا

ابوالمنیر نورالدین مالا باری قادیان پنجاب